اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

(الرعد: ۲۸)

وہ لوگ جو ایمان لائے اور چین پاتے ہیں، انکے دل اللہ کی یاد سے، سنتا ہے اللہ کی یاد ہی سے چین پاتے ہیں دل

مجالس ذکر احادیث کی

روشنی میں

تالیف

مفتی ابوالکلام شفیق القاسمی المظاہری

استاذ مدرسہ مظاہر العلوم سیلم ودار العلوم زکریا دیوبند

ناشر

مکتبہ یوسیفیہ دیوبند

تعارف کتاب

نام کتاب: مجالس ذکر احادیث کی روشنی میں۔

مؤلف: مفتی ابو الکلام شفیق القاسمی المظاہری۔

باہتمام: محمد ابراہیم۔

تاریخ طبع:

تعداد : ۱۱۰۰

ناشر: مکتبہ یوسفیہ دیوبند، سہارنپور، یوپی انڈیا ۲۴۷۵۵۴۔

مطبع: بی، کے پریس دیوبند۔

فہرست

ذکر کی مجلس میں حاضر ہونے والوں پر انبیاء وشہداء کا رشک کرنا........... ٢٧

تقریظ

حضرت مولانا انیس خان صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ ومجاز حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ يُسَبِّحُ لَهُ مَافِى السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْض ،والصلوۃ والسلام علی من دعیٰ إلیٰ ذکر اللّٰہ جلّ وعلا ، وعلی اٰلہ وصحبہ الذین تنورت قلوبھم بذکر ہ سبحانہ وتعالیٰ ، وبعد!

زیرنظر رسالہ جو،، مجالس ذکر ،،سے متعلق ہے،وقت کی بہت اہم ضروت پرلکھا گیا ہے،ہم اگر پریشانیوں سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں،مصیبتوں سے آزاد ہونا چاہتے ہیں تو وہ اللہ جل شانہ کے ذکر سے ہی ہوسکتا ہے کاروباری لائن ہو،یا ملازمت کی،گھر ہو،یا ملی،اورقومی،انفرادی ہویا اجتماعی جس طرح کی بھی الجھنیں ہوں وہ ذکر کے راستے سے ہی حل ہوسکتی ہیں.

آنکھوں کی حفاظت زبان پرقابو،کانوں کا بچاؤ،فکرکی سلامتی اوردل کی صلاح کا اگرکوئی بندہ متمنی ہےتو وہ اللہ کی یاد اورذکر سے حاصل کرسکے گا۔

آج امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف صلاۃ وسلام کی نگاہ سے یہ تریاق اوجھل ہوگیا ،وہ امت کہ جسکے لاڈلے نبی ﷺ نے قدم قدم پراللہ کی

طرف متوجہ ہونا سکھایا تھا، کہ ہوا تیز چل جائے تو مسجد جانا، بادل گرجے تو دعا اور نماز میں مشغول ہونا، سورج گرھن لگ جائے تو پوری قوم کو جوڑ کر اجتماعی نماز قائم کرنا اور بادل نہ برسے تو صلاۃ الاستقاء (بارش کی نماز) پڑھنا۔

ہائے اللہ کیا ہوا اس امتِ مرحوم کو! کہ یادِ الٰہی، ذکر الٰہی سے بالکل غافل ہوگئی، اس کو خیال تک نہیں آتا کہ پروردگار کی یاد میں لگنا ہے، مشاکل ومصائب کا حل خالق کائنات سے لَو لگانے میں ہے۔

آپ اس رسالہ میں دیکھیں گے کہ اللہ رب العزت نے اور پیارے نبی ﷺ نے کس کس نہج اور انداز سے تعلیم دی ہے ذکر کی، اور ہمارے اسلاف اور بزرگوں نے اس ذکر کی لائن سے کیسی کیسی کامیابی حاصل کیں، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کو ان کے عم محترم حضرت اقدس بانی تبلیغ مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کی اہمیت کے پیش نظر حکم فرمایا ,,ذکر کے فضائل،، سے متعلق کتاب لکھو تو حضرت مرحوم نے فضائلِ ذکر کے نام سے ایک عظیم کتاب لکھ ڈالی۔

اور ذکر کی مجالس قائم کرنے کے مقصد سے پیرانہ سالی میں جبکہ عمر اسی ۸۰ سال سے تجاوز کر چکی تھی، بیماریوں اور امراض کی کثرت کے باوجود پاکستان، افریقہ، لندن، حجاز مقدس جیسے دور دور ممالک کے سفر کئے، شاگردوں اور تلامذہ، مریدین اور خلفاء کی ایک بڑی جماعت کو اس راستہ پر لگا گئے، سہارنپور سے نظام الدین دلی تشریف لاکر دیر دیر تک قیام فرماتے رہے مدارس

وجامعات کے ذمہ داران ملک وبیرون ملک کے علماء محدثین کوخطوط لکھ کر ذکر کی اہمیت اور مجالس ذکرکوقائم کرنے کی طرف متوجہ فرماتے رہے، اور لکھتے تھے کہ آج امت پر جومصائب وپریشانی ہیں ان کا علاج ذکر کی مجالس قائم کرنے سے ہوگا۔

مؤلف سلمہ کی دسیوں کتابیں طبع ہوکر منظر عام پر آچکی ہیں اوراہل علم سے داد حاصل کرچکی ہیں ان شاء اللہ یہ کتاب ,, مجالس ذکر احادیث کی روشنی میں،، بھی قارئین اکرام کو پسند آئےگی شک وشبہ کے بادل چھٹ جائیں گے، آیات واحادیث کی برکت وروشنی سے دماغ پر پڑے پردے چاک ہوجائیں گے،ذکر کی اہمیت اور مجالس کی ضرورت جان کراُس کا اہتمام کرنے اور شرکت کرنے پردل آمادہ ہوجائیگا،، دعا ھیکہ اللہ رب العزت ہم سبکو ذکر کی لذت وحلاوت نصیب کرے اوراپنے قرب خاص سے نوازے (واللّٰہ وليُّ التوفيق)

(حضرت مولانا) محمد انیس خان صاحب (دامت برکاتہم)
نائب مہتمم دارالعلوم زکریا دیوبند
۲۵/۵/۱۴۳۴ھ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِيْ ھَدَانَا إلی المِلَّۃِ الحَنِیْفَۃِ السَّمُحَآءِ وَبَیَّنَ لَنا طُرُقَ الشَّرِیْعَۃِ وَالحَقِیْقَۃِ بِوَاسِطَۃِ لأنبیاءِ وَالْعُلَمَآءِ وَالأصُفِیَاءِ، والصلاۃُ وَالسَّلاَ مُ عَلَی سَیِّدِا لرُسُلِ وسَنَدِ الأولِیاءِ وعلَی آلِہ وأصحابِہ نُجومُ الاقْتداءِ والاھتِداءِ وبعد:

اللہ کے ذکر کی فضیلت قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں اس کثرت سے وارد ہے کہ اس کا انکار ناممکن ہے البتہ مادیت کے اس دور میں ذکر کی مجالس کو بعض حضرات دین میں نئی ایجاد سمجھنے لگےتو میرے بعض دوستوں کی خواہش ہوئی کہ اسکے متعلق احادیث پیش کردی جائیں تاکہ انکی غلط فہمی دور ہوجائے۔

قرآن کریم میں اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا: وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِيِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَاتَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ (سورۃ الکھف :۲۸)

اے میرے پیارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)، آپ اپنے آپ کو صبر کے ساتھ ان لوگوں کے ساتھ بٹھائیں جو صبح وشام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں، اسکی رضا کے طالب ہیں۔

اس آیت سے دو باتوں کا ثبوت ہوا، ایک یہ کہ آپ ذکر کی مجلسوں میں بیٹھیں، دوسرا یہ کہ جو ذکر باآواز بلند ہوتا ہے اس میں تشریف رکھیں کیونکہ پکارنا آواز سے ہی ہوتا ہے۔

احادیث میں جن مقامات پر مجالس ذکر کا تذکرہ ہے اس سے مراد علم دین اور وعظ ونصیحت کی مجلسیں مراد نہیں ہیں، بلکہ خصوصی ذکر کی ہی مجلسیں مراد ہیں، چنانچہ علامہ ابن حجر متوفی ۸۵۲ھ فرماتے ہیں:

وَيُؤْخَذُ مِنْ مَجْمُوْعِ هٰذِهِ الطُّرُقِ اَلْمُرَادُ بِمَجَالِسِ الذِّكْرِ وَاَنَّهَا الَّتِيْ تَشْتَمِلُ عَلٰى ذِكْرِاللّٰهِ بِاَنْوَاعِ الذِّكْرِ الْوَارِدَةِ مِنْ تَسْبِيْحٍ وَتَكْبِيْرٍ وَغَيْرِهِمَا وَعَلٰى تِلَاوَةِ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَلَى الدُّعَاءِ بِخَيْرِى الدُّنْيَاوَالْاٰخِرَةِ وَفِيْ دُخُوْلِ قِرَأَةِ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيِّ وَمُدَارَسَةِ الْعِلْمِ الشَّرْعِيِّ وَمُذَاكَرَتِهٖ وَالْاِجْتِمَاعِ عَلٰى صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِيْ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ نَظَرٌ.

وَالْاَشْبَهُ اِخْتِصَاصُ ذٰلِكَ بِمَجَالِسِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَنَحْوِهِمَا وَالتِّلَاوَةِ حَسْبُ وَاِنْ كَانَتْ قِرَاءَةُ الْحَدِيْثِ وَمُدَارَسَةُ الْعِلْمِ وَالْمُنَاظَرَةُ فِيْهِ مِنْ جُمْلَةِ مَايَدْخُلُ تَحْتَ مُسَمَّى ذِكْرِاللّٰهِ تَعَالٰى .

(فتح الباري: ۱۱/ ۲۱۲)

مذکورہ بالا احادیث کے تمام طرق سے یہ بات اخذ کی جاتی ہے کہ مجالس ذکر سے مراد وہ مجالس ہیں جس میں مختلف قسم کے منقولہ اذکار مثلاً: سبحان اللہ، اللہ اکبر، وغیرہ کیئے جائیں اور قرآن کریم کی تلاوت اور دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعائیں کی جائیں۔

لیکن حدیث پاک کی تلاوت علوم شرعیہ کی تعلیم اور اسکا مذاکرہ نیز نوافل کیلئے جمع ہونے کو اس میں داخل کرنے میں نظر ہے، اشبہ یہ ہے کہ وہ تسبیح وتکبیر وتلاوت وغیرہ کی مجالس کے ساتھ خاص ہے اگر چہ علم شرعی کی تعلیم اور اسکی بحث منجملہ طور پر

ذکراللہ میں داخل ہوتی ہے.اس سے واضح ہوگیا کہ جن مجلسوں میں تسبیح،تحمید، تہلیل درودشریف اورقرآن کی تلاوت کی جائے اسی پرمجلس ذکرکا اطلاق حقیقتاً کیا جائیگا ،اسکی دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم نے پندونصیحت کے معنی ومفہوم کے لئے مزید فیہ کے صیغے استعمال کئے ہیں،قرآن کہتا ہے:

فَذَكِّرْ اِنَّمَااَنْتَ مُذَكِّرٌ(الغاشية : ۲۱)

سوتو سمجھائے جا،تیرا کام تو یہی سمجھانا ہے

وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤمِنِيْنَ(الذاريات: ۵۵)

اورسمجھا تارہ کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والوں کو

فَذَكِّرْبِالْقُرْآنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ(ق: ۴۵)

سوتو سمجھا قرآن سے اس کو جو ڈرے میرے ڈرانے سے

فَذَكِّرْفَمَا اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ (الطّور:۲۹)

اب تو سمجھادے کہ تو اپنے رب کے فضل سے نہ جنوں سے خبر لینے والا ہے اور نہ دیوانہ

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى (الاعلیٰ: ۹)

سوتو سمجھادے اگر فائدہ کرے سمجھانا

جبکہ ذکراللہ کے معنے ومفہوم کے لئے مجرد کے صیغے استعمال ہوئے ہیں:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلاَ بِذِكْرِاللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ(الرعد: ۲۸)

وہ لوگ جو ایمان لائے اورچین پاتے ہیں انکے دل اللہ کی یاد سے،سنتا ہے اللہ کی یاد ہی سے چین پاتے ہیں دل۔

يٰـاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوااللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا(الأحزاب : ۴۱)

اے ایمان والوں یاد کرو اللہ کی بہت سی یاد

وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ (الجمعه: ۱۰)

اور ڈھونڈو فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت سا، تا کہ تمہارا بھلا ہو

فَاذۡكُرُوۡنِیۡ اَذۡكُرۡكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لِیۡ وَلَا تَكۡفُرُوۡنِ (البقرة: ۱۵۲)

سوتم یاد رکھو مجھ کو میں یاد رکھوں تم کو، اور احسان مانو میرا، اور ناشکری مت کرو۔

جہاں تک مسئلہ ذکر بالجہر کا ہے اس سلسلہ میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفی ۹۱۱ھ) کا ایک فتویٰ اس رسالہ کے اخیر میں نقل کیا گیا ہے، جس میں انھوں نے وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ فِیۡ نَفۡسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيۡفَةً کا جواب بھی دیا ہے، اور ذکر بالجہر کے ثبوت کے لئے دلائل بھی دئے ہیں.

اسی طرح میرے شیخ حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہیؒ متوفی ۱۴۱۷ھ کا ایک فتویٰ بھی قارئین ملاحظہ فرمائیں گے۔

جس طرح ذکر اثبات ونفی کے متعلق بیشمار حدیثیں آئیں ہیں، اسی طرح ذکر اسم ذات مفرد کے متعلق بھی صحیح حدیث موجود ہے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنۡ اَنَس اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَاتَقُوۡمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِی الۡاَرۡضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ. صحيح مسلم (۱/۹۱)

رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہنے والا رہے گا۔

اس حدیث میں صراحۃ دلالت ہے کہ اللہ اللہ کہنے والا قیامت تک رہیگا۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ اللہ کا ذکر کرنا بھی صحیح ہے۔

اجازت وخلافت خرقہ پوشی کا طریقہ کوئی نیا طریقہ نہیں، بلکہ یہ سنت
محدّث کبیر عبد المؤمن بن خلف الدمیاطی متوفی ۷۰۵ھ
علامہ ذھبی محمد بن محمد بن عثمان قایماز الذھبی متوفی ۷۴۸ھ
علامہ علائی خلیلؒ بن کیکلدی متوفی ۷۶۱ھ
علامہ عراقی عبد الرحیم بن حسین بن عبد الرحمٰن العراقی متوفی ۸۰۶ھ
ابن الملقن عمر بن علی بن احمد المتوفی ۸۰۴ھ وغیرہم سے بھی ثابت ہے، انھوں نے اپنے اکابر شیوخ سے بیعت وارشاد سلوک الی اللہ کا راستہ سیکھا اور اجازت وخلافت سے سرفراز ہوئے. اور یہ تمام حضرات کبار محدثین میں سے ہیں (دیکھئے: امداد الاحکام: ۱/۳۰۲)

ذکر کی مجالس کے انعقاد کا سلسلہ پرانے بزرگوں میں تو تھا ہی، ہمارے بزرگوں میں حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی متوفی ۱۳۱۷ھ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی متوفی ۱۳۲۳ھ، مولانا خلیل احمد امبیٹھوی متوفی ۱۳۴۶ھ، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی متوفی ۱۳۶۲ھ، حضرت مولانا حسین احمد مدنی متوفی ۱۳۷۷ھ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب متوفی ۱۴۰۲ھ حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی متوفی ۱۴۱۷ھ حضرت مولانا محمد شفیق خان صاحب دامت برکاتہم، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد یونس صاحب دامت برکاتہم۔ ، حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب دامت برکاتہم سہارنپور، حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب افریقی دامت برکاتہم وغیرہم سب کے یہاں ذکر کی مجالس کا انعقاد سلسلہ درسلسلہ چلا آرہا ہے.

میرے والد ماجد حضرت اقدس مولانا محمد شفیق خان صاحب دامت برکاتہم

ومہتمم و بانی مدرسہ مظاہر العلوم سیلم و دار العلوم زکریا دیوبند اور میرے مخلص دوست الحاج نعیم احمد صاحب زیدت الطافہ رکن شوری دار العلوم زکریا دیوبند کا مشکور ہوں نیز ان تمام مؤلفین و مصنفین جن کی کتابوں سے میں نے استفادہ کیا ہے، اور عزیز طلباء کا جن کی کاوشوں سے یہ رسالہ مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو قبول فرمائے اور میرے لئے ذخیرہ آخرت بنائے، آمین۔

ابوالکلام
استاذ مدرسہ مظاہر العلوم سیلم .و دار العلوم زکریا دیوبند
۱۵/ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ
بوقت پونے دس بجے صبح

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ملتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

ذکر اللہ کی چالیس فضیلتیں

﴿۱﴾ ذکر اللہ شیطان کو بھگا تا ہے

﴿۲﴾ اللہ کو خوش کرتا ہے

﴿۳﴾ فکر اور غم کو دور کرتا ہے

﴿۴﴾ خوشی اور فرحت کو پیدا کرتا ہے

﴿۵﴾ چہرہ کو منور کرتا ہے

﴿۶﴾ بندہ کو اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے، اس کا قرب پیدا کرتا ہے، اسکی معرفت کا سبب بنتا ہے

﴿۷﴾ دل کو زندہ کرتا ہے

﴿۸﴾ بندہ اور رب کے مابین کی وحشت کو ختم کرتا ہے

﴿۹﴾ گناہوں کو معاف کراتا ہے

﴿۱۰﴾ مصیبتوں کے وقت بندہ کے کام آتا ہے

﴿۱۱﴾ سکینہ کے نازل ہونے، رحمت اور ملائکہ کے ڈھانکنے کا سبب بنتا ہے

﴿۱۲﴾ اسکی وجہ سے انسان غیبت، چغلخوری، اور فحش باتوں سے بچ جاتا ہے

﴿۱۳﴾ قیامت کے دن حسرت سے محفوظ ہو جاتا ہے

﴿۱۴﴾ تنہائی میں ذکر کرتے ہوئے اگر بندہ روتا ہے تو وہ اللہ کے عرش کے سایہ میں قیامت کے دن جگہ پاتا ہے

﴿۱۵﴾ ذکر اللہ کی وجہ سے انسان اللہ کو بھولنے سے محفوظ ہو جاتا ہے

﴿۱۶﴾ ذکر اللہ کی وجہ سے بندہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے

﴿۱۷﴾ غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے

﴿۱۸﴾ ذکر اللہ جنت کے پودے ہیں

﴿۱۹﴾ قلب کو مستغنی کر دیتا ہے، اور اسکی حاجتوں کو پورا کرتا ہے

﴿۲۰﴾ ذکر یکسوئی پیدا کرتا ہے

﴿۲۱﴾ حسرتوں، ہموم وافکار کو دور کر دیتا ہے

﴿۲۲﴾ بندہ کو آخرت سے قریب کرتا ہے اور دنیا سے دور کرتا ہے

﴿۲۳﴾ شیطان کے لشکر جو بندہ کے خلاف جمع ہو جاتے ہیں انکو الگ کرتا ہے

﴿۲۴﴾ ذکر اللہ خدا کے شکر کی اصل بنیاد ہے، جس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا اس نے اسکا شکر ادا نہیں کیا

﴿۲۵﴾ اللہ کے پاس سب سے زیادہ معزز وہ ہے جس کی زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے

﴿۲۶﴾ ذکر اللہ دل کی سختی کو دور کرتا ہے

﴿۲۷﴾ ذکر اللہ کی وجہ سے اللہ بندہ کو یاد کرتا ہے

﴿۲۸﴾ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں

﴿۲۹﴾ عبادتیں اللہ کے ذکر کیلئے ہی مشروع ہیں

﴿۳۰﴾ اللہ تعالیٰ ذاکرین کو دیکھ کر فرشتوں پر فخر کرتے ہیں

﴿۳۱﴾ ذکر اللہ دشواریوں کو آسان، مشکلوں کو ہلکی، معاملات کو آسان کر دیتا ہے

﴿۳۲﴾ ذکراللہ وقت میں برکت پیدا کردیتا ہے

﴿۳۳﴾ جوشخص ڈرا ہوا ہو اس کے علاج کیلئے ذکراللہ سے بڑھ کر کوئی شئ نافع نہیں ہے

﴿۳۴﴾ دشمنوں پر فتحیابی کا راستہ ہے

﴿۳۵﴾ ذکراللہ دل کی تقویت کا سبب ہے

﴿۳۶﴾ پہاڑ اور بنجر زمین پر جب ذکر کیا جاتا ہے تو وہ فخر کرتے ہیں

﴿۳۷﴾ ہمیشہ ذکر کرنا، راستوں میں، گھر میں، حضر میں، سفر میں اور مختلف مقامات پر بندہ کا اپنے لئے گواہوں کو جمع کرنا ہے

﴿۳۸﴾ ذکر کی لذت ایسی ہے کہ اس کے برابر کوئی لذت نہیں ہے

﴿۳۹﴾ ذاکر اپنے اندر فرشتوں کی شباہت پیدا کرتا ہے

﴿۴۰﴾ ذاکراللہ کے حکموں کو پورا کرنے والا ہوتا ہے،

خوشخبری :

غافلین میں ذکر کرنے والا زندگی میں ہی جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھتا ہے.(مشکاۃ :باب ذکر اللہ عزوجل:۲۲۳۸. الترغیب والترھیب : ۲۲ ۲٦)

ذکراللہ کے اصول

علامہ نوویؒ متوفی ٦٧٦ھ نے اپنی کتاب الاذکار میں ذکر کے اصول بیان کئے ہیں، وہ فرماتےہیں :

اعـلـم انـه يـنـبـغـي لـمـن بلغه شئ في فضائل الأعمال أن يعمل به ولـو مـرـة واحـدـة ليـكـون من أهله، ولاينبغي أن يتركه مطلقا بل يأتي بـماتيسر منه، لقول النبي صلى الله عليه وسلم في الحديث المتفق على صحته: اذاأمرتُكُم بشيء فأتوا مِنهُ مااستَطَعتُم۔

۱-جان تو! فضائل اعمال کی روایات اگر کسی شخص کے سامنے آئیں تو ان پر کم از کم ایک مرتبہ عمل کرلے تاکہ اسکا شمار اس حدیث پر عمل کرنے والوں میں ہوجائے خواہ مقدار کم ہی کیوں نہ ہو، اسکا ترک مناسب نہیں ہے، متفق علیہ حدیث میں ہے: کہ جس چیز کا میں تم کو حکم کروں اسکو اپنی طاقت کے مطابق کرو۔

قـال الـعـلماء من المحدثين والفقهاء وغيرهم: يجوز ويُستحب العمل في الفضائل والترغيب والترهيب بالحديث الضعيف مالم يكن موضوعا.

۲-علماء ومحدثین اور فقہاء نے فرمایا ہے کہ فضائل اعمال ترغیب وترہیب کی روایتیں اگر چہ ضعیف ہی کیوں نہ ہوان پر عمل کیا جائیگا، جب تک کہ وہ موضوع نہ ہوں، ان پر عمل کرنا جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہے۔

اعـلـم أنـه كـمـا يُستـحـبُّ الـذكـر يُستحبُّ الجلوس في حِلَقِ أهله، وقد تظاهرت الأدلة على ذلك، وسَتَرِدُ في مواضعها ان شاء الله تعالىٰ

۳- سنو! جس طرح ذکر کرنا مستحب ہے اسی طرح ذکر کی مجلسوں میں بیٹھنا بھی مستحب ہے، اسکی دلیلیں بہت زیادہ ہیں جو اپنے موقعہ پر بیان کی جائیں گی۔

الـذكـر يـكـون بـالـقـلـب، ويكون باللسان، والافضل منه ماكان بـالـقـلـب والـلسان جميعا، فان اقتصر على أجدهما فالقلبُ أفضل، ثم لا

ينبغي أن يترك الذكرُ باللسان مع القلب خوفا من أن يُظَنَّ به الرياء، بل يذكربهما جميعا ويُقصدُ به وجهُ الله تعالىٰ، وقد قدمنا عن الفضيل رحمه الله: أنَّ ترك العمل لأجل الناس رياء۔

۴- ذکردل سے بھی ہوتا ہےاورزبان سے بھی،سب سے بہتر وہ ذکر ہے جودل اورزبان دونوں سے ہواگرکسی ایک پر اکتفاء کرنا چاہےتو دل کا ذکر افضل ہے(مراقبہ)یادرکھو!ریا کاری کےخوف سےزبان ودل کےذکرکوچھوڑنا مناسب نہیں ہے بلکہ ان دونوں سے ذکرکرنا چاہئے اوراللہ کی رضاء کا طلبگاررہنا چاہئے۔ فضیل بن عیاض کاقول ہم نےنقل کیا ہےکہ لوگوں کےخاطرعمل کوچھوڑنا ریا کاری ہے۔

ولوفتح الانسان عليه باب ملاحظة الناس، والاحتراز من تَطَرُّقِ ظُنونِهم الباطلة لانسدَّ عليه اكثرُ أبواب الخير، وضَيَّع على نفسه شيئا عظيما من مهمَّات الدين، وليس هذا طريق العارفين۔

۵-اگرانسان لوگوں کے دیکھنے اور ریاکاری کے اندیشہ سے اعمال کو چھوڑدیگاتو خیراوربھلائی کے بہت سے راستے بند ہوجائیں گےاوردین کےاہم امورضائع ہوجائیں گےاورترک عمل عارفین کاطریقہ نہیں ہے۔

أجمع العلماء على جواز الذكر بالقلب واللسان للمُحدِث والجُنب والحائض والنفساء، وذالك في التسبيح والتهليل والتحميد والتكبير والصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم والدعاء وغيرذالك۔

۵- علماء نے اجماعًا یہ بات بتلائی ہے کہ حائضہ،نفساء،جنبی،محدث کو

سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، الحمد اللہ، اللہ اکبر، اور درود شریف اور دعاؤں کو پڑھنا جائز ہے۔

ینبغي أن یکون الذاکرُ علی أکمل الصفات، فان کان جالساً في موضع استقبل القبلة وجلس متذلّلاً مُتخشعًا بسکینة ووقار، مُطرقًا رأسه، ولو ذکر علی غیرهذه الاحوال جاز ولا کراهة فی حقه، لکن ان کان بغیر عُذرٍ کان تارکا للأفضل.

٦- ذاکر کو چاہئے کہ وہ خوب صاف ستھرا ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے عاجزی اور خشوع وخضوع سکون ووقار اور سر کو جھکا کر ذکر کرے، اگر یہ حالت نہ ہوتو بھی ذکر کرنا جائز ہے لیکن اس میں کوئی کراہت نہیں ہے، البتہ بغیر عذر کرے ایسا کرے تو فضیلت کو چھوڑنے والا شمار کیا جائیگا۔

وینبغی أن یکون الموضعُ الذي یذکرُ فیه خالیاً نظیفاً فانه أعظم في احترام الذکر المذکور، ولهذا مُدح الذکرُ في المساجد والمواضع الشریفة۔

جس مقام پر ذکر ہو اس کو صاف ہونا چاہئے اس لئے کہ اس سے ذکر کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے، اسی وجہ سے مسجدوں اور اچھی جگہوں پر ذکر کرنے کی تعریف کی گئی ہے۔

وجاء عن الامام الجلیل أبی میسر رضی الله عنه قال: (لایذکرالله تعالیٰ الاَّ في مکان طیب) وینبغي أیضاً أن یکون فمه نظیفًا، فان کان فیه تغیُّرأزاله بالسِّواك، وان کان فیه نجاسة أزالها بالغسل بالماء، فلو ذکرولم یغسلها فهو مکروهٌ ولایحرمُ، ولوقرأ القرآن وفمه نجس کُره، وفي تحریمه وجهان لأصحابنا: أصحُّهما لایُحرم۔

امام جلیل ابومیسرۃؒ سے منقول ہے کہ اللہ کا ذکر پاک جگہ پر ہی کیا جائیگا، نیز ذاکر کا منہ صاف ہونا چاہئے اگر اسکے منہ میں بدبو ہوتو مسواک سے اسکا ازالہ کرلینا چاہئے، اگر گندگی ہوتو پانی سے دھولے، اور اگر اسی کے ساتھ ذکر کرلیتا ہے اور دھوتا نہیں ہے تو مکروہ ہوگا حرام نہ ہوگا، البتہ اگر قرآن شریف کی تلاوت منہ میں نجاست کے ساتھ کریگا تو اسمیں ہمارے ائمہ سے دو قول نقل کئے گئے ہیں صحیح یہ ہے کہ وہ حرام نہیں ہے۔

اعلم أنه الذكر محبوب في جميع الأحوال الا في أحوال ورد الشرعُ باستثنائها نذكرُ منها هنا طرفاً، اشارة الى ماسواه مماسيأتي في أبوابه ان شاء الله تعالىٰ، فمن ذلك: أنه يُكره الذكرُ حالةالجلوس على قضاء الحاجة، وفي حالة الجماع، وفي حالة الخطبة لمن يسمعُ صوت الخطيب، وفي القيام في الصلاة، بل يشتغلُ بالقراءة، وفي حالة النعاس، المرادُ من الذكر حضورُ القلب، فينبغي أن يكون هو مقصودُ الذاكر فيحرص على تحصيله، ويتدبر مايذكر، ويتعقل معناه، فالتدبُر في الذكرمطلوبٌ كما هو مطلوبٌ في القراءة لاشتراكهما في المعنى المقصود، ولهذا كان المذهبُ الصحيح المختار استحباب مدَّ الذاكر قول: لا اله الا الله، لما فيه من التدبر، وأقوالُ السلف وأئمة الخلف في هذا مشهورة، والله أعلم۔

۷- سنو! ذکر ہر حال میں مستحب ہے لیکن قضاء حاجت اور جماع کے وقت خطبہ سنتے وقت، اور اونگھ کے وقت ذکر نہ کرے۔ ذکر سے مقصود حضور قلبی ہے ذاکر کا وہی مقصود ہونا چاہئے اور اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، جو کچھ زبان سے کہے اسکو سمجھے اور اسکے معنیٰ پر غور کرے۔

۸- جس طرح قرآن کی تلاوت میں تدبر مطلوب ہے اسی طرح ذکر میں بھی تدبر مطلوب ہے اسی بنا پر لا الہ الا اللہ کھینچ کر پڑھنے کومستحب قرار دیا گیا ہے۔ ائمہ سابقین اور انکے متبعین کے اقوال اس سلسلہ میں مشہور ہیں۔

ينبغي لمن كان له وظيفة من الذكر في وقت من ليل أونهار، أوعقب صلاة أوحالة من الأحوال ففاتته أن يتداركها ويأتي بها اذاتَمكَّنَ منها ولايُهْملْها، فاِنَّه اذااعتاد المُلازمةَ عليهما لم يَعْرضْها للتفويت، واذاتَساهلَ في قَضَائها سَهُل عليه تضْييعُها في وَقتِها۔

۹- ذاکر کا جو وظیفہ مقرر رہا اور کسی وجہ سے چھوٹ جائے تو دن و رات کے کسی وقت میں اسکو مکمل کر لے، کیونکہ اگر ایسا نہیں کیا جائیگا تو رفتہ رفتہ اسکے وقت میں بھی ضائع کرنے اور اسکو چھوڑنے کی عادت پڑ جائیگی۔

مجالس ذکر

سرسری طور پر تلاش کے نتیجہ میں جتنی حدیثیں بآسانی مل گئیں، جو مجالس ذکر پر صراحۃ دلالت کرتی ہوں، ان احادیث کو جمع کیا گیا ہے، ورنہ وہ حدیثیں جس میں دلالۃ اس کا تذکرہ ہے وہ بیشمار ہیں، مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ العزیز منصف مزاج اس مجموعہ کو قدر و احترام کی نظر سے ملاحظہ فرمائیں گے، اور ذکر کی مجالس میں خود بھی شریک ہوں گے، اور دوسروں کو بھی ترغیب دیں گے.

مساجد میں ذکر کی مجالس

۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ "أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ـ ﷺ قَالَ: "يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيَعْلَمُ أَهْلُ الجمْعِ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ" فَقِيلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ

يَا رَسُوْلَ اللّٰه؟ قَالَ: "مَجَالِسُ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ" رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ، وَأَحَدُهُمَا حَسَنٌ، وَأَبُو يَعْلَى كَذٰلِكَ۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد(۱۰/۷٦)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اعلان فرمائینگے کہ آج قیامت کے میدان میں جمع ہونے والوں کو معلوم ہوجائیگا کہ عزت واحترام والے کون لوگ ہیں؟ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ عزت و احترام والے کون لوگ ہیں؟ ارشادفرمایا مساجد میں ذکر کی مجالس (والے)

ملائکہ کی مجلس ذکر میں حاضری

۲۔ عَنْ جَابِرٍ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ۔ قَالَ: "خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ ﷺ فَقَالَ: "يَاأَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ لِلّٰهِ سَرَايَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَحِلُّ وَتَقِفُ عَلَى مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْأَرْضِ فَارْتَعُوا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ" قَالُوا: وَأَيْنَ رِيَاضُ الْجَنَّةِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "مَجَالِسُ الذِّكْرِ، فَاغْدُوا وَرُوحُوا فِي ذِكْرِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوهُ بِأَنْفُسِكُمْ، مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللّٰهِ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللّٰهِ عِنْدَهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ"

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَالْبَزَّارُ، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَفِيهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى عُفْرَةَ، وَقَدْ وَثَّقَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ، وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِمْ رِجَالُ الصَّحِيحِ

(مجمع الزوائد: ۱۰/۷۷)

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا: لوگو! اللہ کے فرشتوں کی جماعتیں ہوتی ہیں جو مجالس ذکر کے پاس اترتی اور ٹھیرتی ہیں، جنت کے باغوں میں خوب موج اڑاؤ۔ صحابہ نے

عرض کیا کہ جنت کے باغ کہاں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ذکر کی مجلسیں صبح و شام اللہ کے ذکر میں رہو، اور اپنے دلوں میں اس کو یاد کرو۔

جو شخص اللہ کے پاس اپنے مرتبہ کو جاننا چاہے، وہ اپنے اندر دیکھ لے کہ اس نے اپنے اندر اللہ کو کس مقام پر رکھ رکھا ہے، بندہ خدا کو اپنے دل میں جس مقام پر رکھتا ہے اللہ بھی اس کو اسی مقام پر رکھتے ہیں۔

ذکر کی مجلس میں بیٹھنے والوں کی مغفرت

۳ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ صلى الله عليه وسلم مَاجَلَسَ قَوْمٌ جِلِسًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ فِيهِ فَيَقُومُونَ حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ: قُومُوا، قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ" (رواه الطبراني، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ۱۰/ ۷۷)

حضرت سہیل بن حنظلہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کچھ لوگ کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر کے کھڑے ہوتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ اللہ نے تمہاری مغفرت فرما دی ہے اور تمہاری برائیاں نیکی سے بدل دی گئی ہیں۔

ذکر کی مجلس میں شرکت کرنے والوں کا قیامت کے دن اعزاز

۴ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: "قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ـ صلى الله عليه وسلم لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ النُّورُ، عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ، يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ، لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ" قَالَ: فَجَثَا أَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ۔ قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللّٰهِ، مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى، وَبِلَادٍ شَتَّى،

يَجْتَمِعُوْنَ عَلَى ذِكْرِ اللّٰهِ يَذْكُرُوْنَهُ" (رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ۔ مجمع الزوائد: ١٠/٧٧)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کا حشر اس طرح فرمائیں گے کہ ان کے چہروں پر نور چمکتا ہوا ہوگا، وہ موتیوں کے ممبروں پر ہونگے، لوگ ان پر رشک کرتے ہونگے، وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہونگے، ایک دیہات کے رہنے والے صحابی نے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا حال بیان کر دیجئے کہ ہم ان کو پہچان لیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ہونگے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مختلف خاندانوں سے، مختلف جگہوں سے آ کر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔

ذکر کے حلقوں پر اللہ کی رحمت کا سایہ

۵۔ عَنْ اَنَسٍ "عَنِ النَّبِيِّ ۔ ﷺ قَالَ: 'اِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلاَئِكَةِ، يَطْلُبُوْنَ حِلَقَ الذِّكْرِ، فاذا اَتَوْا عَلَيْهِمْ وَحَفُّوا بِهِمْ، ثُمَّ بَعَثُوْا رَائِدَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ اِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ، تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ۔ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا، اَتَيْنَا عَلَى عِبَادٍ مِنْ عِبَادِكَ يُعَظِّمُوْنَ آلاَءَكَ وَيَتْلُوْنَ كِتَابَكَ، وَيُصَلُّوْنَ عَلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَيَسْأَلُوْنَكَ لِآخِرَتِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ، فَيَقُوْلُ۔ تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔: غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِيْ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَارَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ فُلاَناً الْخَطَّاءَ اِنَّمَا اعْتَنَقَهُمْ اعْتِنَاقًا! فَيَقُوْلُ۔ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ۔: غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِيْ، فَهُمُ الْجُلَسَاءُ لاَ يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ" رَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ طَرِيْقِ زَائِدَةَ بْنِ أَبِي الرُّقَادِ، عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ، وَكِلاَهُمَا وُثِّقَ عَلَى ضَعْفِه، فَهٰذَا اسْنَادُهُ حَسَنٌ (مجمع الزوائد: ١٠/٧٧)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی چلنے پھرنے والی ایک جماعت ہے، جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں ہوتی ہے جب وہ ذکر کے حلقوں کے پاس آتی ہے تو ان کو گھیر لیتی ہے پھر اپنا ایک قاصد (پیغام دے کر) اللہ تعالیٰ کے پاس آسمان پر بھیجتی ہے وہ ان سب کی طرف سے عرض کرتا ہے، ہمارے رب ہم آپ کے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی نعمتوں (قرآن ایمان اسلام) کی بڑائی بیان کرر ہے ہیں، آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہیں اور اپنی آخرت و دنیا کی بھلائی آپ سے مانگ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب ان کے ساتھ ساتھ ایک گنہگار بندہ بھی تھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان سب کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کیونکہ یہ ایسے لوگوں کی مجلس ہے کہ ان میں بیٹھنے والا بھی میری رحمت سے محروم نہیں ہوتا۔

ذکر کی مجلس میں حاضر ہونے والوں پر انبیاء و شہداء کا رشک کرنا

۶عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ- صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-يَقُولُ:"عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ- وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ- رِجَالٌ لَيْسُو ابِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْشَى بَيَاضُ وُجُوهِهِمْ نَظَرُ النَّاظِرِينَ،يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ بِمَقْعَدِهِم وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللّٰهِ-عَزَّ وَجَلَّ-"قِيلَ:يا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ هُمْ؟! قَالَ: " هُمْ جِمَاعٌ مِنْ نَوَازِعِ الْقَبَائِلِ، يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِاللّٰهِ، فَيَنْتَقُونَ أَطَايِبَ الْكَلَامِ كَمَا يَنْقِي آكِلُ التَّمْرِ أَطَايِبَهُ" (رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ مسند أحمد(۱۱/۲۳۲)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا کہ: رحمٰن کے داہنے طرف اوران کے دونوں ہی ہاتھ داہنے ہیں کچھ ایسے لوگ ہونگے کہ وہ نہ تو نبی ہونگے نہ شہید، انکے چہروں کی نورانیت دیکھنے والوں کو اپنے طرف متوجہ رکھے گی، ان کے بلند مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کرتے ہونگے، پوچھا گیا: یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے؟ ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہونگے جو مختلف خاندانوں سے اپنے گھر والوں سے اور رشتہ داروں سے دور ہو کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے (ایک جگہ) جمع ہوئے تھے اور یہ سب اسطرح چھانٹ چھانٹ کر اچھی باتیں کرتے تھے جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی کھجوریں چھانٹ کر نکالتا رہتا ہے۔

مجلس ذکر میں شرکت کرنے والوں کا بدلہ جنت ہے

۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ: مَا غَنِیْمَةُ مَجَالِسِ الذِّکْرِ؟ قَالَ: "غَنِیْمَةُ مَجَالِسِ الذِّکْرِ الْجَنَّةُ الْجَنَّةُ" (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ۱۰/۷۸)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ذکر کی مجالس کا کیا اجر وانعام ہے؟ ارشاد فرمایا: ذکر کی مجالس کا اجر وانعام جنت ہے جنت۔

ذکر کرنے والوں سے اللہ کا قریب ہونا

۸۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ ﷺ "یَقُوْلُ اللّٰہُ: یَاابْنُ آدَمَ، إِنْ ذَکَرْتَنِي فِي نَفْسِكَ ذَکَرْتُكَ فِي نَفْسِي، وَاِنْ ذَکَرْتَنِي فِي مَلَأٍ ذَکَرْتُكَ فِي مَلَأٍ {مِنَ الْمَلَائِکَةِ أَوْفِي مَلَأٍ} خَیْرٍ مِنْهُ، وَاِنْ دَنَوْتَ مِنِّیْ شِبْرًا دَنَوْتُ مِنْكَ ذِرَاعاً، وَاِنْ

دَنَوتَ مِنّیِ ذِراعًا دَنَوتُ مِنکَ بَاعًا ان أَتَیتَنِي تَمشِي أَتَیتُکَ أُھَرولُ" قَالَ قَتَادَۃُ: وَاللّٰہُ تَعَالیٰ أَسرَعُ بِالمَغفِرَۃِ۔ (رَوَاہُ أَحمَدُ، وَرِجَالُہُ رِجالُ الصَّحِیحِ۔(مجمع الزوائد: ۱۰/۷۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ جل جلالہ فرماتا ہے: آدم کے بیٹے اگر تو مجھکو اپنے دل میں یاد کریگا تو میں تجھکو اپنے دل میں یاد کرونگا، اگر تو مجھکو کسی مجلس میں یاد کریگا تو میں تجھکو فرشتوں کی مجلس میں یاد کرونگا، یا آپ نے فرمایا: اس سے اچھی جماعت میں یاد کرونگا۔

اگر تو میرے ایک بالشت قریب ہوگا تو میں تجھ سے ایک ذراع قریب ہوجاؤنگا، اگر تو میرے سے ایک ذراع قریب ہوگا تو میں تجھ سے ایک باع قریب ہوجاؤنگا۔ اگر تو میرے پاس چلکر آئیگا تو میں تیرے پاس تیز چل کر آؤنگا۔

ملائکہ کی مجلس میں ذکر کرنے والوں کا تذکرہ

۹۔ عَن مُعَاذِ بنِ أَنَسٍ قَالَ: "قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ۔: "قَالَ اللّٰہُ۔ جَلَّ ذِکرُہُ۔: لَایَذکُرُنِي عَبدٌ فِي نَفسِہِ اِلَّا ذَکَرتُہُ فِي مَلأٍ مِن مَلَائِکَتِي، وَلَایَذکُرُنِي فِي مَلأٍ اِلَّا ذَکَرتُہُ فِي الرَّفِیقِ الاَعلیٰ" (رَوَاہُ الطَّبرَانِيُّ، وَاِسنَادُہُ حَسَنٌ۔ (مجمع الزوائد: ۱۰/۷۹)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب کوئی بندہ اپنے دل میں مجھکو یاد کرتا ہے تو میں ملائکہ کی جماعت میں اسکو یاد کرتا ہوں، اور جب کسی مجلس میں ذکر کرتا ہے تو انبیاء اور فرشتوں کے پاس اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔

تنہائی وجماعت میں ذکر کرنے پر اجر

۱۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ: "قَالَ اللّٰهُ۔ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ۔: يَاابْنَ آدَمَ، اِذَا ذَكَرْتَنِي خَالِيًا ذَكَرْتُكَ خَالِيًا، وَاِذَاذَكَرْتَنِي فِي مَلَاٍ ذَكَرْتُكَ فِي مَلَاٍ خَيْرٍ مِنَ الَّذِيْنَ تذكُرُنِي فِيهِمْ" رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ بِشْرِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَقَدِيِّ، وَهُوَ ثِقَةٌ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد (۱۰/ ۷۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: اے آدم کے بیٹے جب تو مجھکو تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں تجھکو تنہائی میں یاد کرتا ہوں، جب تو مجلس میں مجھکو یاد کرتا ہے تو میں تجھکو تیری مجلس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مجالسِ ذکر میں شرکت کرنے کا حکم

۱۱۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيف قَالَ: نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي بَعْضِ أَبْيَاتِهِ {وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُوْنَ وَجْهَهُ}فَخَرَجَ يَلْتَمِسُهُمْ، فَوَجَدَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالىٰ، مِنْهُمْ ثَائِرُ الرَّأْسِ، وَجَافِي الْجِلْدِ وَذُو الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَلَمَّا رَآهُمْ جَلَسَ مَعَهُمْ وَقَالَ: "الْحَمْدُ لِلّٰهِ الذِيْ جَعَلَ فِي أُمَّتِي مَنْ أَمَرَنِي اللّٰهُ أَنْ أُصَبِّرَ نَفْسِي مَعَهُمْ" (مجمع الزوائد:۷/ ۸۸)

حضرت عبدالرحمٰن بن سہل بن حنیفؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ گھر میں تھے کہ

یہ آیت اتری{وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ} ترجمہ: اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس (بیٹھنے کا) پابند کیجئے جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں نبی کریم ﷺ اس آیت کے نازل ہونے پر ان لوگوں کی تلاش میں نکلے ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہے بعض لوگ ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے، خشک کھالوں والے اور صرف ایک کپڑے والے ہیں (کہ صرف ایک لنگی ان کے پاس ہے) نبی کریم ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ مجھے خود ان کے پاس بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے۔

ذکر کے حلقے جنت کے باغ ہیں

۱۲۔ عَنْ أنس رضی الله عنه؛ أن النبی ـ صلی الله علیه وسلم ـ قال: ”اذامَرَرْتُم بِرِيَاضِ الجَنَّةِ فَارْتَعُوا“ قالُوا: يَارسول الله! وماریاض الجنة؟ قال: ”حِلَقُ الذِّكْرِ“ (الترغیب و الترھیب لقوام السنة: ۲/۱۷۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کے باغوں میں جاؤ تو خوب چرو، صحابہ نے عرض کیا: جنت کے باغ کیا ہیں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: ذکر کے حلقے۔

اللہ کا فرشتوں کے سامنے ذاکرین پر فخر کرنا

۱۳۔ عن معاویة رضی الله عنه أنه قال: خرجَ رَسُولُ الله ـ صلی الله علیه وسلم ـ علی حَلْقَةِ من أصحابه، فقال: ”ماأَجْلَسَكُم“؟ قالوا: جلسنا

نـذكـرالـلـه تعالىٰ، ونحمده على ماهدانا للاسلام، ومَنَّ اللّٰه به علينا، قال: "آلـلّٰـه مَـاأَجْـلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؛ قالُوا وَاللّٰهِ مَاأَجْلَسَنَا إلَّا ذاك، قال: }أَمَاإِني لَمْ أَستحلِفكُمْ تُهمةً لكُمْ ولَكنَّهُ أتاني جبرِيْل، فأَخْبَرَني أنَّ اللّٰه تعالىٰ يُباهي بكُمُ المَلائِكَةَ" (الترغيب والترهيب ۲/۲۰۹)

حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے اور ان سے دریافت فرمایا؟ تم یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ انھوں نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس بات کا شکر ادا کرنے کیلئے بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر احسان کیا ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم کیا تم اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے قسم اس لئے نہیں لی کہ تم غلط بیانی سے کام لے رہے ہو، بلکہ بات یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے، اور یہ خبر سنا گئے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرمارہے ہیں۔

ذکر اللہ سکینہ اور رحمت کے نزول کا سبب ہے

۱٤ــ عن أبى سعيد الخدري، وأبى هريرة رضى الله عنهما؛ أنهما شهداعلى رسول الله ـ صلى اللّٰه عليه وسلم ـ أنهُ قال: "لايَقْعُدُقَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰه تعالىٰ إلَّا حَفَّتْهُمُ المَلائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عليهم السَّكِيْنَةُ،وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ تعالىٰ فِيمَنْ عِنْدَهُ" (ترمذي رقم الحديث: ۳۳۷۸)

حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدریؓ دونوں حضرات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جماعت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو

فرشتے اس جماعت کو گھیر لیتے ہیں، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔

فرشتوں کا مجلس ذکر تلاش کر کے اسمیں حاضر ہونا

١٥ـ عن أنس رضي اللّٰه عنه: قال رسول الله ـصلى الله عليه وسلم: "اذا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فارْتَعُوا" قَالُوا: وَمَارِيَاضُ الجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ" (مجمع الفوائد،رقم الحديث:٩٢٠٦)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنت کے باغوں پر گذرو تو خوب چرو، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے۔

١٦ـ عن أنس بن مالك، قال: قال رسول الله ـ صلى الله عليه وسلم: اِذَامَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فارتعوا" قالوا: وأين لنا برياض الجنة في الدنيا؟! قال: "اِنها مجالس الذكر" (تحفة الأبرار:١/٢٦)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنت کے باغوں پر گذرو تو خوب چرو صحابہ نے عرض کیا دنیا میں جنت کے باغ کہاں ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ وہ ذکر کی مجلسیں ہیں۔

١٧ـ عن أنس، عن النبي ـصلى الله وليه وسلم ـ قال: اِن للّٰه سيارة من الملائكة يطلبون حلق الذكر، فاذاأتوا عليهم حفوابهم، وبعثوا رائدهم الى السماء، الى رب العزة، فيقولون ـ وهوأعلم: أتينا على عباد من عبادك يعظمون آلاء ك وَيتلون كتابك، ويصلون على نبيك، ويسألون لآخرتهم و دنياهم، فيقول : غشوهم رحمتي،فَيقُولونَ: يَارَبِّ، إنَّ فِيهِمْ فُلاَ نًا الْخَطَّاءَ

إِنَّمَا اعْتَنَقَهُمُ اعْتِنَاقًا! فَيَقُولُ ـ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ـ: غَشُّوهُمْ رَحْمَتِي، فَهُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ" (مسند أحمد: ۱۵/۱۵۷)

حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی چلنے پھرنے والی ایک جماعت ہے جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں ہوتی ہے جب وہ ذکر کے حلقوں کے پاس آتی ہے تو ان کو گھیر لیتی ہے پھر اپنا ایک قاصد (پیغام دیکر) اللہ تعالیٰ کے پاس آسمان پر بھیجتی ہے، وہ ان سب کی طرف سے عرض کرتا ہے ہمارے رب ہم ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی نعمتوں کی بڑائی کر رہے ہیں آپ کی کتاب کی تلاوت کر رہے ہیں آپ کی نبی محمد ﷺ پر درود شریف بھیج رہے ہیں، اور اپنی آخرت و دنیا کی بھلائی آپ سے مانگ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: کہ ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب ان کے ساتھ ساتھ ایک گنہگار بندہ بھی تھا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: کہ ان سب کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کیونکہ یہ ایسے لوگوں کی مجلس ہے کہ ان میں بیٹھنے والا بھی (میری رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔

ذکر کی مجلس میں شرکت کرنے والوں کی برئیاں نیکیوں سے بدل دیجاتی ہیں

۱۸ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَامِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ، لَايُرِيدُونَ بِذَالِكَ إِلَّا وَجْهَهُ، إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ: أَنْ قُومُوا مَغْفُوراً لَكُمْ، قَدْبُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ (مجمع الزوائد ومنع الفوائد: ۱۰/۷۶)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے جمع ہوں اور ان کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس مجلس کے ختم ہونے پر) اعلان کرتا ہے کہ بخشے بخشائے اٹھ جاؤ تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدلد یا گیا۔

سب سے بہترین عمل مجلسِ ذکر میں شرکت ہے

١٩ـ عن ابن السماك قال: رَأيتُ مسعراً في النوم فقلتُ: أيُّ الأعمالِ وَجَدُتَ أفضل؟ قال: مَجَالِسُ الذِّكْر(الترغيب و الترهيب لقوام السنة:٢/١٧٢)

ابن سماک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسعر بن کدام رحمۃ اللہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: کہ آپ نے سب سے افضل کس چیز کو پایا تو انھوں نے فرمایا: ذکر کی مجالس کو۔

مجالسِ ذکر کے التزام کا حکم

٢٠ـ عن الحسن البصري، عن أبي رزين العقيلي ـ رضی الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ياأبارزين: ألاأدلك على مُلَّاكِ الْاَمرِ الذي تُصِيبُ بِهِ خَيرَ الدُّنيا وَالْاٰخِرَة؟ قَالَ: بَلیٰ، قَالَ: عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ الذِّكْرِ، وَاِذَاخلوت فحرك لسانك بذكرالله،عز وجل مااستطعت وأحب لِلّٰهِ وَاَبُغَضَ لِلّٰهِ، يا أبارزين: أشَعَرتُ أن الرَّجُلَ اِذاخرج من بيته زائراً أخاه في اللّٰه، ـ عز وجل ـ شيعه سبعون ألف ملك يُصَلُّونَ عَلَيْهِ ـ يقولون: رَبَّنَا اِنَّهٗ قَدْرَجَلَ فِيْكَ فَصِله، فان استطعتَ اَنْ تَعْمِلُ جَسَدَكَ في ذٰلِكَ فَافُعَل)) (غاية المقصد فی زوائد المسند:٤/٢٨١)

حضرت ابورزین عقیلیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابورزین: کیا تم کو دین کی بنیادی چیزیں نہ بتاؤں جس سے تم دنیا وآخرت کی بھلائی حاصل کرلو، تو انھوں نے کہا کیوں نہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی مجلس میں بیٹھا کرو، اور تنہائی میں بھی جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اپنی زبان کو حرکت میں رکھو، اور اللہ ہی کیلئے محبت وبغض رکھو، اے ابورزین! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب ایک آدمی اپنے گھر سے اپنے بھائی کی زیارت کیلئے نکلتا ہے تو اسکے ساتھ ستر ہزار فرشتے چلتے ہیں جو اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، کہتے ہیں: ہمارے رب یہ شخص آپ کے راستہ میں نکلا ہے آپ ان پر رحمت نازل فرمائیں اگر تم اپنے جسم کو اس کام میں لگانے کی استطاعت رکھتے ہو تو ایسے ہی کرو۔

مجالسِ ذکر منعقد کی جانے والی جگہ کی فضیلت

۲۱۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ "قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔: مَامِنْ بُقْعَةٍ يُذْكَرُ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِصَلَاةٍ أَوْ بِذِكْرٍ اِلَّا اسْتَبْشَرَتْ بِذَالِكَ اِلَى مُنْتَهَاهَا اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنِ، وَفَخَرَتْ عَلَى مَاحَوْلَهَا مِنَ الْبِقَاعِ، وَمَامِنْ عَبْدٍ يَقُوْمُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ اِلَّا تَزَخْرَفَتْ لَهُ الْاَرْضُ" رَوَاهُ أَبُو يَعْلٰى. (اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة:۲/۴۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس قطعہ زمین پر نماز یا ذکر کے ذریعہ سے اللہ کو یاد کیا جاتا ہے تو زمین کا وہ حصہ ساتوں زمینوں کے اخیر تک کی زمینوں کے سامنے خوش ہو جاتا ہے اور اپنے اردگرد

جوجگہیں ہیں ان پر فخر کرتا ہے، جو بندہ کسی جنگل کی زمین میں نماز کیلئے کھڑے ہوجاتا ہے تو وہ زمین اس کے لئے آراستہ ہوجاتی ہے۔

ذکر کی مجلس کولازم پکڑیں

۲۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ: ”أَفْضَلُ الرِّبَاطِ انْتِظَارُ الصَّلَاةِ، وَلُزُومُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ، وَمَامِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي ثُمَّ يَقْعُدُ فِي مَقْعَدِهِ اِلَّا لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ حَتَّى يُحْدِثَ اوْ يَقُومَ“ ۔ (اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسنيد العشرة: ٦/٣٨٢)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہترین رباط، نماز کا انتظار کرنا، اور مجالس ذکر کولازم پکڑلینا ہے، جب کوئی بندہ نماز پڑھتا ہے پھر اسی جگہ وہ بیٹھ جاتا ہے، تو فرشتے اس کیلئے دعاء کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ کھڑا ہوجائے، یا حدث کردے۔

عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ: ”تَبَادَرُوا رِيَاضَ الْجَنَّةِ ۔ قَالُوا: يَانَبِيَّ اللّٰهِ، وَمَارِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ“ ۔ هَذَا اِسْنَادٌ رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ ۔ (كنز العمال (٢/٢٤١)

حضرت علاء بن زیاد سے مروی ہے کہ ان کو حضور اکرم ﷺ کی یہ حدیث پہونچی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت کے باغوں کی طرف سبقت کرو، صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا ذکر کے حلقے۔

صحابہ کا ذکر کی مجلس میں شرکت

۲۳۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: اخرج معاوية بن أبي سفيان على

أصحابه فقال: ماأجلسكم؟ قالوا: جلسنا نذكرالله ـ عز وجل قال: والله ماأجلسكم إلاذاك؟ قالوا: والله ماأجلسنا إلا ذاك ـ قال: أماإني لم أستحلفكم تُهمةً لكم، وماكان أحد من أصحاب رسول الله ﷺ بمنزلتي من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أقل حديثًا عنه مني، وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج على أصحابه وهم يذكرون الله ـ عز وجل ـ فقال: ماأجلسكم؟ قالوا: جلسنا نذكرالله ـ عز وجل ومامَنَّ به علينا من الإسلام، وهدانا بك، فقال: واللّٰه ماأجلسكم إلاذالك؟ قالوا: ـ واللّٰه ماأجلسنا إلاذالك قال ـ: أماإني أستحلفكم تهمة لكم، ولكن جبريل أتاني فأخبرني أن اللّٰه ـ عز وجل ـ يباهي بكم الملائكة ـ (صحيح مسلم: ٢١٠٦/٤)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: کس نے تم کو بٹھایا ہے۔ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے ذکر کے لئے ہم بیٹھے ہوئے ہیں، انھوں نے کہا: بخدا تم اسی کیلئے بیٹھے ہوئے ہو؟ انھوں نے عرض کیا: خدا کی قسم ہم اسی لئے بیٹھے ہوئے ہیں، پھر حضرت معاویہؓ نے فرمایا: میں نے کسی شک وشبہ کی وجہ سے قسم نہیں لی ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں بہت کم حدیثیں بیان کرنے والا ہوں، ایک بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے، اور ارشاد فرمایا: کس چیز نے تم کو بٹھایا ہے، انھوں نے عرض کیا: ہم اللہ کے ذکر کیلئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ نیز اللہ نے ہم کو اسلام عطا کر کے جو احسان فرمایا ہے، اور آپ کے ذریعہ سے ہم کو ہدایت دی ہے اسکا تذکرہ کر رہے ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم اسی لئے آپ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں؟ صحابہ نے جواب میں عرض کیا: بخدا ہم کو اسی چیز نے بٹھایا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: کسی شک کی وجہ سے میں نے قسم نہیں کھلوائی ہے، بات یہ ہیکہ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے، انھوں نے مجھکو بتلایا: کہ اللہ تعالی تم پر فخر کر رہے ہیں۔

ذکر کی مجلس کے متعلق صحابہ کے ارشادات

٢٤۔عن ابن مسعود قال: ”مجالس الذكر محياة للعلم، وتحدث للقلوب خشوعا“(اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة:٦/ ٣٨٠)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ذکر کی مجلسیں علم کو زندہ کرتی ہیں اور دلوں میں خشوع پیدا کرتی ہیں۔

٢٥۔عَنْ مُحَمَّدِبْنِ كَعْبٍ، أَنَّ نَفَرًا كَانُوا فِي عَهْدِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَشْهَدُوْنَ الْفَجْرَ وَيَجْلِسُوْنَ عِنْدَ قَاصِّ الْجَمَاعَةِ، فَإِذَا سَلَّمَ تَنَحَّوْا إِلَى نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ وَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ حَتّٰى يَتَعَالَى النَّهَارُ، فَأَخْبَرَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهِمْ فَجَاءَ يُهَرْوِلُ أَوْيَسْعَى فِي مِشْيَتِهِ حَتّٰى وَقَّفَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: جِئْتُ أُبَشِّرُكُمْ بِبُشْرَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيمَا رَزَقَكُمْ أَنَّ نَفَراً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَبُهُ قَالَ: كَانُوا يَصْنَعُونَ نَحْواً مِمَّا تَصْنَعُونَ، فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَحْكِيهِ فِي مِشْيَتِهِ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: أَبْشِرُوا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةُ۔ (الدعاء للطبراني:ص:٥٣٠) المعجم الكبير للطبراني: ١٩/٣٦٣)

محمد بن کعب سے مروی ہے کہ کچھ لوگ حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں فجر کی

نماز میں آتے، اور جماعت سے دور ہوکر ایک طرف بیٹھتے، جب امام سلام پھیر دیتا ہوتو مسجد کے کنارہ چلے جاتے، اور اللہ کا ذکر کرتے، اور اللہ کی کتاب کی تلاوت کرے یہاں تک کہ دن چڑھ جاتا، حضرت معاویہؓ کو اسکی خبر دی گئی، تو وہ تیز چلکر آئے، یا دوڑتے ہوئے آئے، اور ان کے پاس آکر کھڑے ہوگئے، اور فرمانے لگے: اللہ نے جس کام کی آپ لوگوں کو توفیق دی ہے، اس پر اللہ کیجانب سے خوشخبری سنانے کیلئے آیا ہوں، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کچھ لوگوں نے وہی کام کیا جو آپ لوگ کرر ہے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو اسکی اطلاع دی گئی تو آپ تشریف لائے، گویا میں آپ ہی کی طرح ہی چلکر آیا ہوں، اور ان کے سامنے کھڑے ہوکر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے خوشخبری سنو، اللہ عزوجل تم پر ملائکہ کے سامنے فخر کرر ہے ہیں۔

٢٦۔ قَالَ عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ إِلَى نَفَرٍ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، يُذَكِّرُهُمْ بِاللّٰهِ، فَلَمَّا رَأى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذَكِّرْ أَصْحَابَكَ" فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، أَنْتَ أَحَقُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَا إِنَّكُمُ الْمَلَأُ الَّذِي أَمَرَنِي اللّٰهُ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ" ثُمَّ تَلَا عَلَيْهِمْ {وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ} [الكهف:٢٨] لآيَةَ، ثُمَّ قَالَ: "مَاقَعَدَ عِدَّتُكُمْ قَطُّ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَعَدَمَعَهُمْ عِدَّتُهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَإِنْ حَمِدُوا اللّٰهَ حَامِدُوهُ، وَإِنْ سَبَّحُوا اللّٰهَ سَبَّحُوهُ، وَإِنْ كَبَّرُوا اللّٰهَ كَبَّرُوهُ، وَإِنِ اسْتَغْفَرُوا اللّٰهِ أَمَّنُوا لَهُمْ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى رَبِّهِمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ، يَقُولُ: أَيْنَ وَمِنْ أَيْنَ؟ يَقُولُونَ: رَبَّنَا أَعْبُدٌ لَكَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَكَرُوكَ فَذَكَرْنَكَ، يَقُولُ: قَالُوا مَاذَا؟ قَالُوا:

رَبَّنَا حَمِدُوكَ، قَالَ: أَنَا أَوْلَى مَنْ عُبِدَ، وَأَحَقُّ مَنْ حُمِدَ، قَالُوا: رَبَّنَا سَبَّحُوكَ، قَالَ: مِدْحَتِيْ لَا تَنبَغِي لِأَحَدٍ غَيْرِي، قَالُوا: رَبَّنَا كَبَّرُوكَ، قَالَ: لِيَ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَأَنَا الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، قَالُوا: رَبَّنَا اسْتَغْفَرُوكَ، قَالَ فَإِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالُوا: رَبَّنَا إِنَّ فِيهِمْ فُلَانًا وَفُلَانًا، قَالَ: هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جُلَسَاؤُهُمْ"، قَالَ عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُجَاهِدٍ فَوَافَقَ أَبِي فِي الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: "رَبَّنَا إِنَّ فِيهِمْ فُلَانًا، قَالَ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ" قَالَ عُمَرُ: وَأَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَطَاءٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ، عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: "يَقُولُونَ: إِنَّ فِيهِمْ فُلَانًا أَخْطَأَ، قَالَ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ"، كَذَا رَوَاهُ خَلَّادٌ، وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الْكُوفِيُّ مُجَرَّدًا عَنْ عُمَرَ (حلية الاولياء وطبقات الأصفياء:۵/۱۱۷)

عمر بن ذر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کے پاس تشریف لائے، اور حضرت عبداللہ بن رواحہ نصیحت فرما رہے تھے، جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو خاموش ہوگئے، آپ نے فرمایا: نصیحت جاری رکھو، انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ نصیحت فرمائیں وہی سزاوار ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: سنو تمہاری جماعت وہ ہے جس کے متعلق مجھکو حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ بیٹھوں، پھر آپ ﷺ نے {وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ} والی ایت تلاوت فرمائی۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری کوئی زمین والی جماعت اللہ کے ذکر میں لگ جاتی ہے تو ان کے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھ جاتی ہے، اگر وہ اللہ کی حمد کرتے ہیں تو فرشتہ بھی اللہ کی تعریف کرتے ہیں، اگر بندے اللہ کی تسبیح

کرتے ہیں تو وہ بھی اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اگر وہ اللہ اکبر کہتے ہیں تو فرشتے بھی اللہ اکبر کہتے ہیں، اگر وہ استغفار کرتے ہیں تو وہ آمین کہتے ہیں۔

پھر یہ فرشتے اللہ کے پاس لوٹتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ اللہ جانتے ہیں، کہاں کہاں سے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں ہمارے پروردگار آپ کے کچھ بندے زمین میں آپ کا ذکر کررہے تھے ہم ان کے ساتھ ذکر کررہے تھے۔

اللہ پوچھتا ہے: انھوں نے کیا کہا! تو فرشتے جواب دیتے ہیں ! ہمارے پروردگار، انھوں نے آپ کی تعریف کی۔

اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتے ہیں: جس کی بھی عبادت کی جائے اس میں سب سے اولیٰ میں ہی ہوں، اور تعریف کا سب سے زیادہ حقدار میں ہی ہوں، فرشتے کہتے ہیں کہ: ہمارے پروردگار آپ کی پاکی بیان کی، اللہ فرماتے ہیں میری تعریف میرے علاوہ کسی کے لئے درست نہیں ہے، فرشتے کہتے ہیں ہمارے پروردگار: آپ کی بڑائی بیان کی، اللہ جواب میں فرماتے ہیں: میرے لئے ہی آسمان اور زمین میں بڑائی ہے اور میں زبردست ہوں اور حکمت والا ہوں فرشتے کہتے ہیں: کہ انھوں نے آپ سے معافی مانگی ہے۔ اللہ فرماتے ہیں تم گواہ رہو میں نے ان کو معاف کردیا۔ فرشتے کہتے ہیں: کہ ہمارے پروردگار اس میں فلاں اور فلاں (گنہگار بندے) تھے۔ اللہ جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ ایسی جماعت ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا (میری رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔

٢٧ ــ حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا نَجْلِسُ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ، فَنَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهَا، فَقَالُوا: لَعَلَّنَا قَدْ أَمْلَلْنَاكِ؟ قَالَتْ تَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ قَدْ أَمْلَلْتُمُونِي، فَقَدْ طَلَبْتُ الْعِبَادَةَ فِي كُلِّ شَيْءٍ، فَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا

أَشْفَى لِصَدْرِي وَلَا أَحْرَى أَنْ أُصِيبَ بِهِ الدِّيْنَ مِنْ مَجَالِسِ الذِّكْرِ" (سنن الترمذی: ٥/٥٣٢)

حضرت عون بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھ کر اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے، پھر لوگوں نے عرض کیا کہ: شاید ہم نے آپ کو بے قرار کردیا، انہوں نے فرمایا، تم سمجھتے ہو کہ تم نے مجھکو بے قرار کردیا، میں نے عبادت کو ہر ایک چیز میں ڈھونڈا، لیکن میرے دل کو سکون دینے والی، اور دل میں دین کو بیدار کرنے والی میں نے مجالس ذکر سے زیادہ کسی چیز کو نہیں پایا۔

ذکر کی مجلسوں کے متعلق بعض فقہاء کے اقوال

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ متوفی ۷۲۸ھ سے ذکر جہری کے متعلق ایک سوال کیا گیا سوال وجواب یہ ہے:

فِي رَجُلٍ يُنْكِرُ عَلَى أَهْلِ الذِّكْرِ، يَقُولُ لَهُمْ: هذا الذِّكْرُ بِدْعَةٌ وَجَهْرُكُمْ فِي الذِّكْرِ بِدْعَةٌ، وَهُمْ يَفْتَتِحُونَ بِالْقُرْآنِ وَيَخْتَتِمُونَ، ثُمَّ يَدْعُونَ لِلْمُسْلِمِينَ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، وَيَجْمَعُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّكْبِيرَ وَالْحَوْقَلَةَ، وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَالْمُنْكِرُ يَعْمَلُ السَّمَاعَ مَرَّاتٍ بِالتَّصْفِيقِ وَيُبْطِلُ الذِّكْرَ فِي وَقْتِ عَمَلِ السَّمَاعِ۔

الْجَوَابُ: الِاجْتِمَاعُ لِذِكْرِ اللَّهِ وَاسْتِمَاعِ كِتَابِهِ وَالدُّعَاءِ عَمَلٌ صَالِحٌ، وَهُوَ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرُبَاتِ وَالْعِبَادَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ، فَفِي الصَّحِيحِ، عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ قَالَ: "إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ، فَإِذَا مَرُّوا بِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ" وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ: "وَجَدْنَاهُمْ يُسَبِّحُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ" لَكِنْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ هَذَا أَحْيَانًا فِي

بَعْضِ الْأَوْقَاتِ وَالْأَمْكِنَةِ، فَلَا يُجْعَلُ سُنَّةً رَاتِبَةً يُحافظُ عليها إلَّا ماسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ الْمُدَاوَمَةَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ الْخَمسِ في الْجماعات وَمِنُ الْجُمُعَاتِ وَ الْأَعْيَادِوَنَحوِ ذٰلِكَ (مجموع فتاوى ابن تيميه ۲/۳۸٤)

سوال: ایک شخص ذاکرین پر نکیر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ذکر بدعت ہے اور بآواز بلند ذکر کرنا بدعت ہے۔

حالانکہ یہ حضرات قرآن اول سے آخر تک تلاوت کرتے ہیں زندہ، مردہ مسلمانوں کیلئے دعا کرتے ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اللہ اکبر، لاحول ولاقوۃ الا باللہ، اور رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتے ہیں، اور یہ انکار کرنے والا آدمی گانے بجانے میں لگا رہتا ہے تالیاں بجاتا ہے ذکر کے سننے کے وقت ذکر کو خراب کرتا ہے۔

جواب: اللہ کے ذکر کیلئے جمع ہونا، اور اللہ کی کتاب کو سننے کے لئے اور دعا کیلئے اکٹھا ہونا، ایک نیک عمل ہے۔ عبادتوں میں افضل ترین عبادت ہے، مختلف اوقات میں اللہ کے قرب حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے فرشتوں کے قافلے ہوتے ہیں، جب وہ ان لوگوں کے پاس سے گذرتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ایک دوسرے کو بلاتے ہیں: آؤ تمہاری ضرورت کی جانب، آخری حدیث تک اس میں یہ بھی ہے کہ: ہم نے ان کو پایا وہ تیری پاکی اور تیری تعریف کرتے ہیں، لیکن یہ کبھی کبھی بعض اوقات میں ہو اور بعض جگہوں پر مگر اسکو مستقل نہ کرے مگر چونکہ رسول اللہ ﷺ سے مسنون ہے لیکن پانچوں نمازوں کی طرح

پابندی اورالتزام نہ ہونا چاہئے کبھی کبھی ہونی چاہئے۔

ہمارے حضرت اقدس مفتی محمد حسن گنگوہی (متوفی ۱۴۱۷ھ) ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

ونص الشعراني في ذكر الذاكر للمذكوروالشاكر للمشكور مالفظه وأجمع العلماء سلفا وخلفاء على استحباب ذكرالله تعالىٰ جماعة في المساجد وغيرها من غير نكير الا ان يشوش جهرهم بالذكر على نائم او مصل اوقاري قرآن كماهو مقررفي كتب الفقه طحطاوي على مراقي الفلاح ص ١٨٥ وقدحررالمسئلة في الخيرية وحمل مافي الفتاوي القاضي خان على الجهر المضر وقال ان هناك احاديث اقتضت طلب الجهر واحاديث طلب الاسرار والجمع بينهما بان ذلك يختلف باختلاف الاشخاص والاحوال فالاسرار افضل حيث خيف الرياء او تأذى المصلين اوالنيام والجهر افضل حيث خلامماذكر لانه اكثر عملا ولتعدى فائدته الى السامعين ويوقظ قلب الذاكر فيجمع همه الى الفكر ويصرف سمعه اليه ويطرد النوم ويزيد النشاط (رد المحتار ٥/٢٨٤)

عبارات مذکورہ سے معلوم ہوا کہ ذکر بالجہر بلا اختلاف جائز بلکہ مستحب ہے البتہ کسی عارض کی وجہ سے ممنوع ہوجائیگا، مثلا نمازیوں یا تلاوت کرنے والوں کو اذیت ہو یا ریاکاری کا خوف ہوتو ایسی حالت میں آہستہ ذکر کرنا چاہئے (فتاویٰ محمودیہ: ۴/ ۴۲۹ گجرات) علامہ حموی (متوفی: ۱۰۹۸ھ) غمز عیون البصائر شرح الأشباہ والنظائر میں تحریر فرماتے ہیں: وأما رفع الصوت بالذكر فجائز. (٤/ ٦١) باواز بلند ذکر کرنا جائز ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ سے ان کے کسی طالب علم نے

ذکر جہری کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے نتیجہ الفکر فی الجہر بالذکر کے نام سے ایک تفصیلی جواب تحریر فرمایا.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و كفى ۔ وسلام على عباده الذين اصفطى ۔ سالت أكرمك الله عما أعتاده السادة الصوفية من عقد حلق الذكر والجهر به في المساجد ورفع الصوت بالتهليل وهل ذلك مكروه أولا ۔

الجواب ۔ إنه لا كراهة في شي ء من ذلك وقد وردت أحاديث تقتضي استجاب الجهر بالذكر وأحاديث تقتضى استحباب الأسرار به والجمع بينهما أن ذلك يختلف باختلاف الأحوال والاشخاص كما جمع النووي بمثل ذلك بين الأحاديث الواردة باستحباب الجهر بقراء ة القرآن والواردة باستحباب الأسرار بهاوهاأنا أبين ذلك فصلا فصلا ۔

ذكرالأحاديث الدالة على استحباب الجهر بالذكر تصريحا أوالتزاما ۔

میرے عزیز تم نے یہ سوال کیا کہ صوفیہ عظام مسجدوں میں ذکر کے حلقے قائم کرتے ہیں اور ذکر بالجہر کرتے ہیں کیا وہ مکروہ ہے یا نہیں؟

جواب: اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں ہے، بہت سی حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ذکر بالجہر مستحب ہے جبکہ بہت سی حدیثیں اس کو بالسرّ کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔

ان دونوں روایتوں میں جمع کی شکل یہ ہے کہ احوال واشخاص کے اعتبار سے اس میں حکم مختلف ہوجائیگا، جیسا کہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں حدیثوں کو جمع کیا ہے اب میں اس کی تفصیل سناتا ہوں۔

ذکر جہری کے مستحب ہونے پر صراحتاً یا التزاماً دلالت کرنیوالی حدیثیں کا تذکرہ

(الحدیث الأول) أخرج البخاری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالىٰ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ،والذكرفي المَلأ لايكونُ إلَّا عَنْ جهرٍ إِذاذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ" صحيح البخاری (۱۲۱/۹)

پہلی حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ فرماتا ہے: کہ میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسکو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں اسکا تذکرہ کرتا ہوں، اور مجمع میں تذکرہ جہر کے ساتھ ہی ہوسکتا ہے۔

(الحدیث الثانی) أخرج البزار والحاکم في المستدرك وصححه عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَاأَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ لِلّٰهِ سَرَايَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَحِلُّ وَتَقِفُ عَلَى مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْأَرْضِ، فَارْتَعُوا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ" قَالوا: وَأَيْنَ رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: "مَجَالِسِ الذِّكْرِ، فَاغْدُوا وَرُوحُوا فِي ذِكْرِ اللّٰهِ، المستدرك على الصحيحين للحاکم (۶۷۱/۱)

دوسری حدیث: بزار اور حاکم نے اپنی مستدرک میں حضرت جابرؓ سے اس حدیث کوتخریج کیا ہےاوراس کوصحیح قرار دیا ہے کہ حضورﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو بیشک اللہ کے فرشتوں کی ایک چلنے پھرنے والی جماعت ہے جوزمین پر منعقد ذکر کی مجلسوں میں شریک ہوتی ہے، لہٰذاتم ریاض الجنۃ میں خوب چرلو، صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ریاض الجنۃ کہاں ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: وہ ذکر کی مجلسیں ہیں، تم صبح شام اللہ کا ذکر کیا کرو۔

(الحديث الثالث) أَخرج مسلم والحاكم واللفظ له

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ، "إِنَّ لِلّٰهِ تبارَكَ وَتَعَالَى مَلا ئِكَةً سَيَّارَةً، فَضُلاً يَتَتَبَّعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حتّٰى يَمْلَئُوا مَابَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ، يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ، قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُونِي؟ قَالُوا: يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: لَا، أَيْ رَبُّ قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْجنتي قالوا: ويستجيرونك، قال: وممّ يَسْتَجِيرُونَنِي؟ قالوا: مِنْ نَارِكَ، قَال: وهَلْ رَأوا نَارِي ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْ نَارِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَغْفِرُونَكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: قَدْغَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَاسَأَلُوا، وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا، قَالَ: فَيَقُولُونَ: رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ، إِنَّمَامَرَّ فَجلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ فَيَقُولُ: وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَايَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ" صحيح مسلم (٤/٢٠٦٩)

تیسری حدیث: مسلم اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اس حدیث کی تخریج

کی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو زمین میں ذکر کی مجلسوں کی تلاش میں گھومتی پھرتی رہتی ہیں جب وہ کسی ذکر کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں تو سب فرشتے ملکر آسمان دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں، اللہ ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں: کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب میں کہتے ہیں: کہ ہم آپ کے ایسے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تسبیح وتحمید، تکبیر اور لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور دعاء کر رہے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں۔ تو اللہ سوال کرتا ہے: کہ وہ کس چیز کا سوال کرتے ہیں حالانکہ وہ خود خوب جاننے والا ہے، تو کہتے ہیں: کہ جنت کا سوال کر رہے ہیں، تو اللہ پوچھتا ہے، کیا انہوں نے اسکو دیکھا ہے؟ کہتے ہیں: کہ نہیں! اے ہمارے پروردگار، اللہ پوچھتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ پھر اللہ پوچھتا ہے کہ وہ لوگ کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ حالانکہ وہ ان کے متعلق خوب جانتا ہے، تو فرشتے کہتے ہیں: کہ جہنم سے، پھر اللہ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے اسکو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں! اللہ پوچھتا ہے اگر دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟

فرشتے کہتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں، فرمایا: پھر اللہ کہتا ہے کہ تم گواہ رہو میں نے ان کی مغفرت کر دییہے، اور جو کچھ انہوں نے مانگا ہے میں نے دیدیا، اور جس چیز سے وہ پناہ مانگ رہے ہیں میں نے ان کو اس سے پناہ دیدی، تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے پروردگار ان میں ایک گنہگار بندہ بھی ہے جو وہاں سے گذرتے ہوئے اِن کے پاس بیٹھ گیا تھا، تو اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو بھی معاف کر دیا وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔

(الحديث الرابع) أخرج مسلم والترمذی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَؓ، وَأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّؓ، أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ۔ سنن الترمذی(۵/ ۳۲۱)

چوتھی حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو فرشتے اس جماعت کو گھیر لیتے ہیں، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں (مسلم، ترمذی)

(الحديث الخامس) أخرج مسلم والترمذي عن معاويةؓ أن النبى صلى الله عليه وسلم خرج على حلقة من أصحابه، فقال: مايجلسكم، قالوا: جلسنا نذكرالله ونحمده، فقال:انه أتاني جبرئيل فأخبرني ان الله يباهي بكم الملائكة۔

پانچویں حدیث: حضرت معاویہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ اپنے صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لائے، اور سوال کیا کہ تم یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ تو انہوں نے کہا: کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حمد کرنے بیٹھے ہیں، تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے، انہوں نے بتایا: کہ اللہ ملائکہ کے سامنے تم پر فخر کرتے ہیں۔ (دیکھئے مسلم ۲۷۰۱۔ ترمذی: ۳۳۷۹)

(الحديث السادس) أخرج الحاكم وصححه والبيهقى في شعب الايمان عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَكْثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتَّى يَقُوْلُوا مَجْنُوْنٌ۔

چھٹی حدیث: حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

حضورﷺ نے فرمایا کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کروحتیٰ کہ لوگ تمکو مجنون کہیں (حاکم، بیہقی شعب الایمان).

(الحديث السابع) أخرج البيهقي فی شعب الايمان عن أبي الجوزاء رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكثروا ذكرالله حتى يقول المنافقين أنكم مراؤون ۔ مرسل.

ووجه الدلالة من هذا والذي قبله أن ذلك إنما يقال عندالجهر دون الاسرار.

ساتویں حدیث: حضرت ابوالجوزاءؓ فرماتے ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا: کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کروحتی کہ منافقین کہنے لگیں کہ یہ ریا کار ہیں۔(یہ حدیث مرسل ہے) شعب الایمان:۲/۶۴، رقم:۵۲۴)

ان دونوں حدیثوں سے دلالت اسطرح ہوگی کہ مجنون اور ریا کار اسی وقت کہا جائیگا جب کہ آدمی ذکر جہری کرے۔

(الحديث الثامن) أخرج البيهقی عن أنس قال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم إذامررتم برياض الجنة فارتعوا، قالوا يارسول الله: ومارياض الجنة؟ قال حلق الذكر۔

آٹھویں حدیث: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا: کہ جب تم ریاض الجنۃ کے پاس سے گذروتو خوب اچھی طرح چرو، صحابہؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ ریاض الجنۃ کیا ہے؟ آپﷺ نے فرمایا ذکر کے حلقے.(بیہقی، ترمذی:۳۵۱)

(الحديث التاسع)أخرج بقي بن مخلد عن عبدالله بن عمروؓ أن النبی صلى

الله عليه وسلم مر بمجلسين أحد المجلسين يدعون الله ويرغبون إليه، والآخر يعلمون العلم، فقال: كلا المجلسين خير وأحدهماأفضل من الآخر۔

نویں حدیث: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کا گذر دو مجلسوں پر ہوا ان میں سے ایک مجلس والے اللہ کے ذکر میں مشغول تھے، اور اللہ کی طرف رغبت کر رہے تھے، اور دوسری مجلس والے علم سکھا رہے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا دونوں مجلسیں خوب ہیں، اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل ہے (بقی بن مخلد)

(الحديث العاشر) أخرج البيهقي عن عبدالله بن مغفلؓ قال: قال رسول الله ﷺ مامن قوم اجتمعوا يذكرون الله إلّا ناداهم مناد من السماء: قوموا مغفورالكم، قد بدلت سيأتكم حسنات.

دسویں حدیث: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیلئے جمع ہوں تو آسمان سے ایک فرشتہ منادی کرتا ہے کہ تم کھڑے ہو جاؤ تم کو بخش دیا گیا ہے، اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدلدیا گیا ہے (شعب الایمان بیہقی: ۵۳٤، جلد: ۱/ ٤٠١)

(الحديث الحادي عشر) أخرج البيهقي عَنْ أبِي سَعِيدٍؓ، عَنَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَقُولُ الرَّبُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ وَقِيلَ: مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ، يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ : مَجَالِسُ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ" شعب الايمان (۲/ ۷۱)

گیارھویں حدیث: حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے

ارشادفرمایا: کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اعلان فرمائیں گے کہ آج قیامت کے میدان میں جمع ہونے والوں کومعلوم ہو جائیگا کہ عزت واحترام والے لوگ کون ہیں؟ عرض کیا گیا یارسول! یہ عزت واحترام والے کون لوگ ہیں! ارشادفرمایا کہ مساجد میں ذکر کی مجالس (والے).(شعب الایمان رقم:۵۳۱)

(الحديث الثانی عشر) أخرج البيهقی عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ إنَّ الْجَبَلَ يُنَادِي الْجَبَلَ بِإسْمِهِ يَافُلَانُ هَلْ مَرَّ بِكَ الْيَوْمَ ذَاكِرٌ فَإنْ قَالَ نَعَم اسْتَبْشَرَ" ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ{لَقَدْ جِئتُمْ شَيْئًا إِدًّا، تَكَادُ السَّمٰوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا }يَسْمَعُونَ الزُّورَ وَلَا يَسْمَعُونَ الْخَيْرَ۔(شعب الايمان ۲ /۷۳)

بارھویں حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں: کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لیکر پکارتا ہے،اے فلاں کیا آج تم پر سے کوئی اللہ کا ذکر کرتا ہوا گذرا ہے؟ اگر وہ ہاں کہتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے، پھر عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی لَقَدْ جِئتُمْ شَيْئًا إِدًّا، تَكَادُ السَّمٰوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا } اورفرمایا کہ کیا وہ جھوٹ سنتے ہیں اور خیر نہیں سنتے ہیں۔

(الحديث الثالث عشر) أخرج جرير في تفسيره عن ابن عباسؓ فی قوله (فما بكت عليهم السماء والارض) قال: أن المومن اذامات بكى عليه من الارض الموضع الذي كان يصلى فيه ويذكرالله فيهِ، وأخرج ابن أبي الدنيا عن أبي عبيد قال: ان المؤمن اذامات نادت بقاع الارض: عبدالله المؤمن مات: فتبكى عليه الارض والسماء، فيقول الرحمن مايبكيكما على عبدي

فیقولون: ربنا لم یمش فی نَاحیةٍ منّاقطٌ الا وھو یذکرکَ. وجہ الدلالة من ذلك أن سماع الجبال والارض للذکر لایکون إلاعن الجھربہ.

تیرہویں حدیث: ابن جریر نے اپنی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے فما بکت علیہم السماء والارض{ آسمان اور زمین ان پر نہیں رویا} کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ایک مومن جب مرجاتا ہے تو زمین کی وہ جگہ جہاں وہ نماز پڑھتا تھا اور ذکر کرتا تھا روپڑتی ہے، اور ابن ابی الدنیا نے حضرت ابوعبیدؒ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک مومن جب مرجاتا ہے تو زمین کی وہ جگہ پکار کر کہتی ہے: کہ اے اللہ! مومن بندہ مرگیا ہے، تو آسمان اور زمین اس پر رونے لگتے ہیں، تو اللہ پوچھتا ہے: کہ تم میرے بندے پر کیوں رو رہے ہو؟ تو وہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار یہ ہمارے جس حصہ پر بھی گذرتا تھا آپ کا ذکر کرتا رہتا تھا.اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آسمان وزمین کو اسکا علم ہونا ذکر جہری کی صورت میں ہی ہوسکتا ہے۔

(الحدیث الرابع عشر) أخرج البزار والبیھقی بسند صحیح عَنَ ابُنِ عَبَّاسٍؓ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیُہِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰہُ تَعَالیَ: "عَبُدِي إِذَاذَکَرُتَنِي خَالِیًا، ذَکَرُتُكَ خَالِیًا، وَإِنُ ذَکَرُتَنِي فِي مَلَأَ ذَکَرُتُكَ فِي مَلَأٍ خَیرٍ مِنُھُمُ وَأَکُبَرَ" شعب الایمان (۲/ ۸۲)

چودھویں حدیث: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرا بندہ جب تو مجھکو تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی تجھکو تنہائی میں یاد کرتا ہوں، اور جب تو مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس سے بہتر اور بڑے مجمع میں تیرا تذکرہ کرتا ہوں.(بزاز بیہقی)

(الحديث الخامس عشر) أخرج بيهيقی عن زيد بن أسلم قال: قال ابن الادرعؓ انطلقت مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة، فمر برجل في المسجد يرفع صوته، قلت يارسول الله عسى أن يكون هذا مرائيا، قال: لاولكنه أواه، وأخرج البيهقی عن عقبة بن عامرؓ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لرجل يقال له ذو البجادين إنه أواه وذلك أنه كان يذكر الله، وأخرج البيهقی عن جابر بن عبداللہؓ أن رجلا كان يرفع صوته بالذكر، فقال. رجل لو أن هذا خفض من صوته، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعه فانه أواه۔

پندرھویں حدیث: زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ابن الادرعؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات حضور ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا تو آپ ﷺ کا گذر ایک ایسے آدمی پر ہو جو مسجد میں بلند آواز سے ذکر کر رہا تھا، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم شاید یہ دکھاوے کیلئے کر رہا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ اواہ یعنی آہیں بھرنے والا ہے (بیہقی)

اور عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ایک صحابی کے متعلق فرمایا جن کو ذوالبجادین کہتے تھے کہ وہ اوّاہ ہے کیونکہ وہ اللہ کا ذکر کرتے تھے۔

اور حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص بلند آواز سے ذکر کر رہا تھا، تو دوسرے نے کہا کہ یہ آواز کو پست کر لیتا تو کتنا اچھا ہوتا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو یہ اوّاہ ہے (آہیں بھرنے والا ہے).(شعب الایمان بیہقی رقم: ۵۸۵،رقم ۵۸۵)

(الحديث السادس عشر) أخرج الحاكم عن شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍؓ، وَعُبَادَةُ بْنُ

الصَّامِتِؓ، حَاضِرٌ يُصَدِّقُهُ، قَالَ: إِنَّا لَعِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْقَالَ: "هَلْ فِيكُمْ غَرِيبٌ" يَعْنِي أَهْلَ الْكِتَابِ، قُلْنَا: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَأَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ، فَقَالَ "ارْفَعُوا أَيْدِيكُمْ فَقُولُوا لَاإِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ" فَرَفَعْنَا أَيْدِينَا سَاعَةً، ثُمَّ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ "الْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللّٰهُمَّ إِنَّكَ بَعَثْتَنِي بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ، وَأَمَرْتَنِي بِهَا، وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ، إِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيعَادَ" ثُمَّ قَالَ "أَبْشِرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَكُمْ" (المستدرك: رقم ١٨٤٤) على الصحيحين للحاكم: ١/٦٧٩)

سولھویں حدیث: حضرت شداد بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضورؐ کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا کہ کیاتم میں کوئی اجنبی آدمی ہے؟ ہم نے جواب دیا: نہیں اے اللہ کے رسول. آپ نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: ہاتھ اٹھا کر لا الہ الا اللہ کہو چنانچہ ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے رکھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ تو نے مجھکو یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اسکا حکم کیا ہے اور اس پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کریگا، پھر فرمایا تم خوش ہوجاؤ اللہ نے تم سب کو معاف کردیا ہے۔

(الحديث السابع عشر) أخرج البزار عن انسؓ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَطْلُبُونَ حِلَقَ الذِّكْرِ، فَإِذَاأَتَوْا عَلَيْهِمْ حَفُّوا بِهِمْ ثُمَّ بَعَثُوا رَائِدَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ إِلَى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا أَتَيْنَا عَلَى عِبَادٍ مِنْ عِبَادِكَ يُعَظِّمُونَ آلاءَكَ، وَيَتْلُونَ كِتَابَكَ، وَيُصَلُّونَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ويسئلونك لآخرتهم ودنياهم فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: غَشُوهُمْ رَحْمَتِي فَيَقُولُونَ: يَارب: إن فيهم فلانا الخطاء إنما أعتقناهم إعتاقا فَيَقُولُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: غَشُوهُمْ رَحْمَتِي فَهُمْ

الْجُلَسَاءُ لا يشْقَى بِهِمْ جَلِيْسَهُمْ (مسند البزار ۔ البحرالزخار ۱۳/۱۱۶)

سترھویں حدیث: حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی چلنے پھرنے والی ایک جماعت ہے جو ذکر کے حلقوں کی تلاش میں ہوتی ہے جب وہ ذکر کے حلقوں کے پاس آتی ہے تو ان کو گھیر لیتی ہے پھر اپنا ایک قاصد (پیغام دے کر) اللہ تعالیٰ کے پاس آسمان پر بھیجتی ہے وہ ان سب کی طرف سے عرض کرتا ہے، ہمارے رب ہم آپ کے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو آپ کی نعمتوں (قرآن ایمان اسلام) کی بڑائی بیان کرر ہے ہیں آپ کے نبی محمد ﷺ پر درود بھیج رہے ہیں اور اپنی آخرت و دنیا کی بھلائی آپ سے مانگ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب ان کے ساتھ ساتھ ایک گنہگار بندہ بھی تھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان سب کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کیونکہ یہ ایسے لوگوں کی مجلس ہے کہ ان میں بیٹھنے والا بھی (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) محروم نہیں ہوتا۔

(الحديث الثامن عشر) أخرج الطبراني وابن جرير عن عبدالرحمن بن سهل بن حنيفؓ قال نزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في بعض أبياته (واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي ۔ الآية) فَخَرَجَ يلتمسهم، فوجد قوما يذكرون الله تعالىٰ منهم ثائر الرأس، وجاف الجلد، وذوالثوب الواحد، فلما رآهم جلس معهم وقال: الحمد لله الذي جعل في أمتي من أمرني أن أصبر نفسي معهم۔

اٹھارھویں حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن سہل بن حنیفؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ اپنے کسی گھر میں تشریف فرما تھے، تو یہ آیت نازل ہوئی (واصبر نفسک

مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی الآیۃ)تو آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں نکل پڑے تو آیت نے چند لوگوں کو دیکھا جو ذکر اللہ میں مشغول تھے، ان میں سے بعض لوگ پراگندہ بال اور خشک جلد اور ایک ہی کپڑے والے تھے تو آپ ﷺ نے ان کو دیکھا اور ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: کہ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے میری امت میں سے ایسے لوگ پیدا کئے ہیں کہ مجھکو ان کے ساتھ صبر سے بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے۔ (تفسیر طبری: ۶/۱۸)

(الحدیث التاسع عشر) أخرج الامام أحمد في الزهد عن ثابت قال كان سلمان في عصابة يذكرون اللّٰه، فمر النبى صلى الله عليه وسلم فكفوا، فقال: ماكنتم تقولون؟ قلنا نذكراللّٰه، قال: إنى رأيت الرحمة تنزل عليكم، فأحببت أن أشاركـكم فيها ثم قال الحمد لله الذي جعل في أمتى من أمرت أن أصبر نفسي معهم۔

انیسویں حدیث: حضرت ثابتؓ سے مروی ہے کہ حضرت سلمانؓ ایک ایسی جماعت میں شریک تھے جو ذکر اللہ میں مشغول تھی تو حضور ﷺ کا گذر ان پر ہوا تو وہ رک گئے، تو حضور ﷺ نے پوچھا تم کیا پڑھ رہے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کا ذکر کر رہے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا: کہ میں نے رحمت کو تم پر برستا ہوا دیکھا تو میری بھی خواہش ہوئی کہ میں تمہارے ساتھ شریک ہو جاؤں، پھر فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے میری امت میں سے ایسے لوگوں کو بنایا کہ مجھکو ان کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا ہے. (الزہد لأحمد بن حنبل رقم: ۸۴۷)

(الحديث العشرون) أخرج الأصبهاني في الترغيب عن أبي رزينؓ العقيلي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له ألا أدلك على ملاك الأمر الذي

تصيب به خيري الدنيا والآخرة،قال: بلى، قال: عَليك بمجالس الذكر، وإذاخلوت فحرك لسانك بذكراللّٰه۔

بیسویں حدیث: حضرت ابورزین عقیلیؓ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے ان سے فرمایا: کہ تم کو دین کی بنیادی چیز نہ بتاؤں جس سے تم دنیا وآخرت کی بھلائی حاصل کرلو؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، فرمایا: کہ ذکر کی مجلسوں کو لازم پکڑلو اور جب تنہا رہو تو اپنی زبان کو ذکراللہ میں مشغول رکھو۔ (ترغیب اصبہانی رقم: ۱۳۷۵، جلد۲/۱۷۲)

(الحديث الحادي والعشرون) أخرج ابن أبي الدنيا والبيهقي والأصبهاني عن أنسؓ قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن أجلس مع قوم يذكرون الله بعد صلاة الصبح إلى أن تطلع الشمس، أحب إلي مماطلعت عليه الشمس، ولأن أجلس مع قوم يذكرون اللّٰه بعد العصر إلى أن تغيب الشمس، أحب إلي من الدنيا ومافيها۔

اکیسویں حدیث: حضرت انسؓ ارشادفرماتے ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں اور ایسے لوگوں کے ساتھ جو عصر بعد سورج غروب ہونے تک ذکر میں مشغول ہوں مجھ کو دنیا ومافیہا سے زیادہ محبوب ہے (شعب الایمان بیہقی: ۲/ ۸۶، رقم ۵۵۵)

الحديث الثاني والعشرون) أخرج الشيخان عن أبن عباسؓ قال إن رفع الصوت بالذكر حين بنصرف الناس من المكتوبة كان على عهد النبى صلى الله عليه وسلم، قال ابن عباسؓ كنت أعلم إذاانصرفوا بذلك إذاسمعته.

بائسویں حدیث: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضورﷺ کے زمانے میں جب کہ فرض نماز سے فارغ ہوتے بلند آواز سے ذکر کرتے، ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب بلند آواز سے ذکر ہوتا تو مجھے معلوم ہوجاتا کہ نماز مکمل ہوچکی ہے (بخاری رقم:۸۴۱)

(الحديث الثالث والعشرون) أخرج الحاكم عن عمر بن الخطابؓ عن رسول اللّهِ صَلى اللّه عليه وسلم قال:مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فقالَ لاإلهَ إلا اللّهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ۔ له المُلْكُ وله الحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وهوَ على كلِّ شيءٍ قديرٍ، كتبَ اللّٰهُ له ألفَ ألفَ حسنةٍ ومحَاعنهُ ألفَ ألفَ سيئةٍ ورفعَ له ألفَ ألفَ درجةٍ وَبَنَى له بيتًا في الجنة، وفي بعض طرقه فناد۔

تیئسویں حدیث: حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ کلمات پڑھے: لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو علی کل شئ قدیر، تو اللہ اسکے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھتے ہیں، اور ایک لاکھ گناہ مٹادیتے ہیں، اور ایک لاکھ درجے بلند فرماتے ہیں، اور اسکے لئے جنت میں ایک گھر بناتے ہیں اس کی ایک سند میں ہے کہ بلند آواز سے مذکورہ کلمات کہے (مستدرک للحاکم رقم:۱۹۷۴)

(الحديث الرابع والعشرون) أخرج أحمد وأبوداودو الترمذي وصححه والنسائي وابن ماحه عن السائب أن رسول صلى الله عليه وسلم قال: جاءني جبريل فقال مر أصحابك يرفعوا أصواتهم بالتكبير۔

چوبیسویں حدیث: حضرت سائب سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور فرمایا کہ اپنے صحابہ کو حکم دیں کہ وہ بلند آواز

سے تکبیر کہیں۔ (احمد ابوداؤد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ رقم: ۲۹۲۳)

(الحديث الخامس والعشرون) أخرج المروزي في كتاب العيدين عن مجاهد أن عبدالله بن عمرؓ وأبا هريرةؓ كانا يأتيان السوق أيام العشر فيكبر ان، لا يأتيان السوق إلالذالك وأخرج أيضا عن عبيد ابن عمير قال كان عمر يكبر في قبته فيكبر أهل المسجد فيكبر أهل السوق حتى ترتج منى تكبيرا، وأخرج أيضا عن ميمون بن مهران قال أدركت الناس وأنهم ليكبرون في العشر حتى كنت أشبهها بالأمواج من كثرتها۔

پچیسویں حدیث: حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ وابن عمرؓ دونوں ذی الحجہ کے شروع کے دس دنوں میں بازار تشریف لاتے تھے اور تکبیر کہتے تھے اور ان کے بازار آنے کا مقصد ہی یہی ہوتا تھا۔

نیز عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ محراب میں تکبیر کہتے تو پوری مسجد والے تکبیر کہتے ہیں، پھر بازار والے تکبیر کہتے، حتی کہ منی تکبیر سے گونج اٹھتا۔ اور نیز میمون بن مہران سے مروی ہے کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ ذی الحجہ کے دس دنوں میں تکبیر کہتے تھے، حتی کہ میں اسکو موجوں سے تشبیہ دیا کرتا تھا، اس کی کثرت کی وجہ سے۔ (اخبار مکۃ للفاکہی: ۲/۳۷۲)

إذاتأملت ماأوردنا من الأحاديث عرفت من مجموعها أنه لا كراهة، البتة في الجهر بالذكر بل فيه مايدل على استحبابه إما صريحا أو التزاما كما أشرنا إليه، وأما معارضته بحديث خير الذكر الخفى فهو نظير معارضة أحاديث الجهر بالقرآن بحديث المسر بالقرآن كالمسر بالصدقة، وقد جمع النووي بينهما بأن الإخفاء أفضل حيث خاف الرياء أو تأذى به مصلون أونيام والجهر أفضل في غير ذلك لأن العمل فيه أكثر ولأن فائدته

تتعدى إلى سامعين ولأنه يوقظ قلب القارئ ويجمع همه إلى الفكر ويصرف سمعه إليه ويطرد النوم يزيد في النشاط، وقال بعضهم: يستحب الجهر ببعض القراءة والإسرار ببعضها لان المسر قد يمل فيأنس بالجهر والجاهر قد يكل فيستريح بالاسرار انتهى، وكذلك نقول في الذكر على هذاالتفصيل وبه يحصل الجمع بين الأحاديث.

فإن قلت: قال الله تعالىٰ ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيْفَةً وَدُوْنَ الجَهْرِ مِنَ القَوْلِ﴾ قلت: الجواب عن هذه الآية من ثلاثة أوجه:

مذکورہ حدیثوں کے غوروفکر کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ذکر جہری میں کسی طرح کی کوئی کراہت نہیں ہے، بلکہ ان احادیث سے صراحتا یا التزامًا ان کا مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ ہم نے اسکی طرف اشارہ کیا ہے، اور رہی حدیث خیر الذکر الخفی (بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ آواز میں ہو) کی تاویل وہی ہوگی جو کہ قرآن کو جہراً پڑھنے اور آہستہ پڑھنے کی روایت میں ہوگی. والاخفیہ صدقہ کرنے والے کے درجہ میں ہے، اور علامہ نوویؒ نے ان دونوں حدیثوں میں اسطرح تطبیق دی ہے: کہ آہستہ ذکر کرنا افضل ہے جہاں ریاکاری کا خوف ہو یا نمازیوں اور سونے والوں کی ایذاء کا اندیشہ ہو، اور ان کے علاوہ جگہوں میں جہر افضل ہے، اسلئے کہ اسمیں مشقت زیادہ ہے، اور اس لئے کہ اس کا فائدہ دوسرے سننے والوں تک پہونچتا ہے، نیز وہ پڑھنے والے کے دل کو جگاتا ہے، اور اسکی فکر کو یکجا کرتا ہے اور اسکے کانوں کو اس میں مشغول کرتا ہے، اور نیند کو دور کرتا ہے، اور چستی میں اضافہ کرتا ہے، اور بعض علماء نے فرمایا کہ کبھی جہراً افضل ہے اور کبھی سراً پڑھنا اسلئے کہ سراً پڑھنے والا کبھی اکتاتا جاتا ہے تو وہ اس سے مانوس ہوجاتا ہے

اور جہراً پڑھنے والا کبھی تھک جاتا ہے تو سراً پڑھنے کے ذریعہ وہ آرام حاصل کرتا ہے، اور یہی تفصیل ہم ذکر میں بھی کرینگے، اور اس سے دونوں حدیثوں کی درمیان تطبیق ہوجائیگی۔

پس اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُوْنَ الجَهْرِ مِنَ القَوْلِ﴾ تو اسکے تین جوابات ہوسکتے ہیں۔

الاول: إنها مكية كآية الإسراء (ولاتجهر بصلاتك ولاتخافت بها) وقد نزلت حين كان النبى صلى الله عليه وسلم يجهر بالقرآن فيسمعه المشركون فيسبون القرآن ومن أنزله فأمر بترك الجهر سدا للذريعة كما نهى عن سب الأصنام لذلك في قوله تعالىٰ (ولاتسبوا الذين يدعون من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم) وقد زال هذا المعنى وأشار إلى ذلك ابن كثير في تفسيره

پہلا: یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی سورۃ الاسراء کی آیت بھی مکہ میں نازل ہوئی ﴿ولاتجهر بصلاتك ولاتخافت بها﴾ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضور ﷺ کا معمول قرآن کو جہراً پڑھنے کا تھا، تو مشرکین اسکو سنکر قرآن کو اور اسکے نازل کرنے والے خدا کو بُرا بھلا کہتے تھے، تو اللہ نے جہراً پڑھنے سے منع فرمایا، اس ذریعہ کو ہی ختم کرنے کیلئے جیسا کہ اس آیت میں بتوں کو بُرا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے، ﴿ولاتَسُبُّوا الذِيْنَ يَدعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ اور تحقیق یہ علت ختم ہوچکی ہے (لہٰذا اب جہر کی اجازت ہے) اسی کی طرف علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں اشارہ فرمایا ہے۔

الثانى: إن جماعة من المفسرين منهم عبدالرحمن بن زيد بن أسلم شيخ

مالك وابن جرير حملوا الآية على الذاكر حال قراءة القرآن وانه أمر له بالذكر على هذه الصفة تعظيما للقرآن أن ترفع عنده الأصوات ويقويه اتصالها بقوله:﴿ وَإِذَاقُرِئَ الْقُرْآنَ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا ﴾ كما قلت: وكأنه لما أمر بالإنصات خشي من ذلك الإخلاد إلى البطالة فنبه على أنه وان كان مأمورابالسكوت باللسان إلاأن تكليف الذكر بالقلب باق حتى لا يغفل عن ذكر الله ولذا ختم الآية بقوله ﴿ولا تكن من الغافلين﴾

دوسرا:مفسرین کی ایک جماعت جن میں عبدالرحمٰن بن زید بن اُسلم جو کہ امام مالک اورابن جریر کے شیخ ہیں،انھوں نے اس آیت کوقرآن پڑھنے کی حالت میں ذکر بالجہر پرمحمول کیا ہے،اور یہ کہ اللہ نے اس وقت سراًذکرکرنے کا حکم دیا ہے،قرآنکی تعظیم کی خاطر کہ اس کے مقابلہ میں آواز کو بلند کیا جائے،چنانچہ اسکی تقویت قرآن کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے(وإذاقرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا) جیسا کہ میں نے کہا،گویا اللہ نے جب خاموش رہنے کا حکم فرمایاتو اندیشہ ہوا کہ کہیں لوگ بالکل بیکار ہی نہ ہوجائیں،چنانچہ اس پرتنبیہ فرمائی کہ اگرچہ ان کوزبان سے خاموش رہنے کا حکم فرمایا گیا ہے مگر ذکرقلبی باقی رہے تاکہ وہ اللہ کے ذکر سے غافل نہ ہوجائیں چنانچہ اس جملہ پر اللہ نے اس آیت کو ختم فرمایاو لاتكن من الغافلين۔

الثالث: ماذكره الصوفية أن الأمر في الآية خاص بالنبي صلى الله عليه وسلم الكامل المكمل وأما غيره ممن هو محل الوساوس والخواطرالردية فمأمور بالجهر لأنه أشد تاثيرا في دفعها قلت: ويؤيده من الحديث ماأخرجه البزار عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى منكم بالليل فليجهر بقراءته فإن الملائكة تصلى بصلاته وتسمع

لقراء ته وان مومني الجن الذين يكونون في الهواء وجيرانه معه في مسكنه يصلون بصلاته ويستمعون قراء ته وأنه ينطرد بجهره بقراء ته عن داره وعن الدور التى حوله فسق الجن ومردة الشياطين

تیسرا جواب: صوفیا کی رائے یہ ہے کہ اس آیت میں جو حکم دیا گیا ہے وہ حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہے بہر حال دوسرے لوگ جن کے دلوں میں وسوسے اور برے خیالات آتے رہتے ہیں تو ان کو جہراً پڑھنے کا حکم فرمایا کیونکہ یہ ذکر جہری وساوس کو ختم کرنے میں زیادہ مؤثر ہوگا۔

چنانچہ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو بزار نے معاذ بن جبلؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو رات میں نماز پڑھے وہ جہراً قرأت کرے، کیونکہ فرشتے اسکے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، اور اسکی قرأت سنتے ہیں اور مسلمان جنات جو ہوا میں رہتے ہیں اور ان کے پڑوسی بھی جو ان کے گھر میں ہیں ان کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، اور قرآن سنتے ہیں، اور اس کے جہراً پڑھنے کی وجہ سے اس گھر اور آس پاس کے گھروں میں جو فساق اور سرکش شیطان ہوتے ہیں وہ بھاگ جاتے ہیں۔

فإن قلت: فقد قال تعالى (ادعوا ربكم تضرعا وخفية إنه لايحب المعتدين) وقد فسر الاعنداء بالجهر في الدعاء قلت: الجواب عنه من وجهين:أحدهما: أن الراجح في تفسيره أنه جاوز المأمور به أو اختراع دعوة لاأصل لها في الشرع ويؤيده ماأخرجه ابن ماجة والحاكم فى مستدركه وصححه عن أبي نعامة رضى الله عنه أن عبدالله بن مغفل سمع ابنه يقول اللهم إني أسألك القصر الأبيض عن يمين الجنة فقال إني

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيكون في هذه الامة قوم يعتدون في الدعاء فهذا تفسير صحابي وهوأعلم بالمراد، الثانی: علی تقدير التسليم فالآية في الدعاً لافي الذكر والدعاء بخصوصه الأفضل فيه الأسرار بالاستعاذة في الصلاة اتفاقا لأنها دعاء فإن قلت فقد نقل عن ابن مسعود أنه رأى مايهللون برفع الصوت في المسجد فقل ماأراكم إلامبتدعين حتى أخرجهم من المسجد قلت هذاالأثر عن ابن مسعود يحتاج إلى بيان سنده ومن أخرجه من الأئمة الحفاظ في كتبهم وعلى تقدير ثبوته فهو معارض بالأحاديث الكثيرة الثابتة المتقدمة وهی مقدمة عليه عند التعارض، ثم رأيت مايقتضي إنكار ذلك عن ابن مسعودعامر بن شقيق عن أبی وائل قال: هؤلاء الذين يزعمون أن عبداللّٰه كان ينهی عن الذكر، ماجالست عبدالله مجلسا قط إلاذكرالله فيه، وأخرج أحمد في الزهد عن ثانت البنابي قال إن أهل ذكرليجلسون إلى ذكرالله، والله وأن عليهم من الآثام أمثال الجبال وأنهم ليقومون من ذكرالله تعالیٰ ماعليهم منها شي ء۔

اگر یہ اعتراض ہو کہ قرآن شریف میں اللہ کا ارشاد ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ إنہ لایحب المعتدین مفسرین نے اسکی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس سے مراد دعاء میں انتہائی جہر کرنا ہے، اسکا جواب دوطرح سے ہوسکتا ہے پہلا یہ: کہ راجح قول کے مطابق اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جہر میں حد سے تجاوز کرنا یا دعاء میں ایسے الفاظ انتخاب کرنا ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے، اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جسکو ابن ماجہ نے اور حاکم نے اپنی مستدرک میں روایت کرکے اسکی تصحیح فرمائی ہے کہ ابونعامہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ

نے اپنے بیٹے کو دعاء میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللھم انی أسئلك القصرَ الأبیضَ عنِ یمین الجنة تو فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس امت میں ایسے لوگ ہونگے جو دعاء میں حد سے تجاوز کرینگے۔ یہ ایک صحابی کی تفسیر ہے اور وہی اسکی مراد کو زیادہ جاننے والے ہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ممنوع ہے لیکن یہ صرف دعاء کے ساتھ مخصوص ہے ذکر اسمیں داخل نہیں ہے دعاء کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ سراً ہو، اسلئے کہ وہی قبولیت کے زیادہ قریب ہے اسی بناء پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (اذ نادی ربہ نداءً خفیاً) اسی وجہ سے بالاتفاق نماز میں سراً تعوذ پڑھنا مستحب ہے اگر یہ اعتراض ہو کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے چند لوگوں کو مسجد میں بلند آواز سے ذکر کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ میں ان کو بدعتی سمجھتا ہوں، حتی کہ آپ نے ان کو مسجد سے نکال دیا اس کا تو جواب یہ ہیکہ یہ روایت بلاسند ہے۔

اور ائمہ میں سے کسی نے اسکی تخریج نہیں کی ہے اور تسلیم کرنے کی صورت میں یہ اثر ان قوی اور مستند حدیثوں کے معارض ہے جو گذر چکی ہیں اور تعارض کے وقت صحت سند کی وجہ سے وہی حدیثیں راجح ہونگی، نیز حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے خود ایسی روایتیں مروی ہیں جو اس حدیث کے صریح مخالف ہیں۔

چنانچہ عامر بن شقیق حضرت وائل سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ذکر بالجہر سے منع فرمایا کرتے تھے یہ درست نہیں ہے کیونکہ میں جب بھی آپؓ کے پاس حاضر ہو کر بیٹھتا تو آپؓ کو ذکر کرتا ہوا پاتا، نیز ثابت بنانیؒ سے امام احمدؒ نے کتاب الزہد میں روایت کیا

ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ ذکراللہ کرنے والے ذکر کی مجلس میں ایسی حالت میں بیٹھتے ہیں کہ ان پر پہاڑوں کے مثل گناہ ہوتے ہیں اور جب وہ اس مجلس سے اٹھتے ہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

خاتمہ

حضرت حاجی امدادالله صاحب سے لیکر ہمارے پیرومرشد حضرت اقدس مولانا محمد شفیق خان صاحب دامت برکاتہم کے زمانہ تک جس قدر مشائخ علماء و بزرگ گذریں ہیں، سب کے پاس ذکر کی مجلس منعقد ہوتی تھی۔

اور مجالس ذکر سے مراد: لا الہ الا اللہ اور اللہ اللہ، سبحان اللہ، الحمد اللہ، تلاوت کلام پاک، اور درود شریف کی مجلسیں ہی ہیں، وعظ و نصیحت کی درس و تدریس اس میں داخل نہیں ہے۔

احادیث صحیحہ سے مجالس ذکر اور ذکر بالجہر کا ثبوت ہے اسکو انکار کرنا اور اسکو بدعت جاننا قِلّت علمی کی دلیل ہے، ذکر بالجہر کے سلسلہ میں حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک رسالہ'' سبحۃ الفکر في الذکر بالجہر'' تحریر فرمایا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ذکر کی ان مبارک محفلوں کو ہمارے ملک اور پوری دنیا میں زیادہ سے زیادہ قائم فرمائے، آمین.